اسعاد العباد
بحقوق
www.KitaboSunnat.com
الوالدین والاولاد

مؤلف

نواب صدیق الحسن خان

بھوپالی

عبدالحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اِسعادُ العِبادُ بحقوقِ الوالِدین والاولادُ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

نوابؒ صدیق الحسن خانؒ

بھوپالیؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28131
ص دی-1

طبعہ اولیٰ ________ ۱۳۰۵ھ

طبعہ ثانیہ ________ ۱۴۰۸ھ ، ۱۹۸۸ء

طبع ثالث ۲۰ رجب ۱۴۱۳ھ
ماہ جنوری ۱۹۹۲ء

ناشر ________ مولانا عبدالواحد سلفی امین پور بازار فیصل آباد

کتابت ________ عبدالحی انصاری

۹۹-۰۰ بے ماڈل ٹاؤن - لاہور
108994

ملنے کے پتے :-

۱۔ حضرت مولانا عبدالواحد سلفی جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد

۲۔ مولانا عبدالودود گلی نمبر ۶ منشی محلہ فیصل آباد

۳۔ مولانا عبدالحی انصاری ادارہ علوم اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد

www.KitaboSunnat.com

کتاب ہذا چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کے خواہشمند حضرات مندرجہ بالا پتہ جات پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

{ اشاعت فنڈ - ۳ روپے بمع ڈاک خرچ }

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

حضرت النواب سید صدیق حسن خان مرحوم کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کے والد سید اولاد حسن، سید احمد شہید کے خلفاء میں سے تھے۔ اور شاہ عبدالعزیز الدہلوی کے تلمیذ ارشد تھے۔ اور خاندانی طور پر مشہور و معروف تھے۔ اصل میں چونکہ قنوج کے رہنے والے تھے اس لیے قنوجی کی نسبت سے معروف تھے۔

حضرت النواب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت کے ساتھ ساتھ دنیا وی دولت سے بھی نواز دیا تھا۔ اور ان کی یہ خوش بختی ہے کہ انہوں نے مادی ذرائع کو کتاب وسنّت کی نشر و اشاعت کیلیئے وقف کر دیا۔ اور بیش بہا قیمتی کتب شائع کر کے مسلک سلف کیلیئے مواد جمع کر دیا۔ حدیث و تفسیر، تاریخ و سیرا ور اخلاق و آداب پر ان کی کتابیں ہمارے لیے مشعلِ راہ بنی ہوئی ہیں۔

اخلاق و آداب پر جو تالیفات انہوں نے چھوڑی ہیں ان میں ایک رسالہ "اسعاد العباد بحقوق الوالدین والاولاد" بھی ہے۔ حضرت النواب کی دوسری کتب کی طرح یہ رسالہ بھی نایاب تھا۔ حُسنِ اتفاق سے مولانا عبدالواحد لائلپوری (فیصل آبادی) سلفی کے کتاب خانہ سے یہ رسالہ دستیاب ہوا۔ اور مولانا کی کوشش سے ہی یہ رسالہ آپ کے سامنے ہے۔ یہ رسالہ ایک مقدمہ، سات فصلوں اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ چھٹی فصل کے آخر میں انتہیٰ کلام سید الوالد رحمہ اللہ کا لکھا ہے۔ اور ساتویں فصل میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحہ کے رسالہ حقوق الاسلام سے حقوق والدین دو صفحہ کو ملخص کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح یہ رسالہ حقوق الوالدین والاولاد پر جامع بن گیا ہے ۔ اس رسالہ کی تصحیح وکتابت مولانا عبدالحی انصاری نے اپنے شوق سے کی ہے ۔ اللہ تعالےٰ ان کے علم وصناعت میں برکت عطا فرمائے ۔ اس ضمن میں یہ حروف سپرد قرطاس ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادائے حقوق العباد کی توفیق عطا فرمائے ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

الراقم

محمد عبدہ الفلاح

جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۱ ـ ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۶ جون ۱۹۸۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الاحد الواحد الفرد الصمد الذی لم یلد، ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد، والصلوٰۃ والسلام علی خاتم رسلہ وسید انبیاءہ محمد افضل کل والد وما ولد وعلی آلہ وصحبہ کابرا عن کابر وابا عن جد، اما بعد

یہ ایک مختصر تحریر ہے جس میں والدین واولاد کے حقوق کا بیان ہے میں نے اس کو اپنے اہل بیت کی فرمائش پر لکھا ہے اور اس کا نام "اسعاد العباد بحقوق الوالدین والاولاد" رکھا ہے و باللہ الاستعانۃ وبیدہ تادیۃ الامانۃ۔

مقدمہ

حقوق کی تقسیم کے بیان میں،

ہر مسلمان ایمان دار پر شرعاً دو طرح کے حقوق ثابت ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کے حقوق، دوسرے بندوں کے حقوق، سو ان دونوں قسم کے حقوق کا ادا کرنا واجب ہے۔ ہر حق کے ترک ہونے پر قیامت کے دن مواخذہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کا مطالبہ علیحدہ کرے گا اور بندوں کے حقوق کا مطالبہ علیحدہ۔ اللہ کے حقوق وہی ہیں جو اس نے اپنے انبیاء و رسل کی زبان پر عبادات وطاعات میں فرض و واجب کیے ہیں۔ اور ان کے ترک پر عقاب و عذاب کی وعید فرمائی ہے اس میں ہر پنج بنیاد اسلام وغیرہ داخل ہیں۔ رہے حقوق العباد، سو وہ بہت ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے حق نبی واہل بیت وصحابہ وآئمہ ونحوھم، لیکن اس جگہ ان سب سے بحث نہیں۔ فقط حقوق اصول وفروع یعنی الوین واولاد بیان کرنا مقصود ہے۔ بقیہ حقوق العباد کا بیان اگر اللہ نے چاہا تو دوسری تحریر میں ضبط کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے اپنے حقوق کے لیے مسامحت بھی فرمائے گا اس لیے کہ اس کی رحمت غضب پر سابق ہے مگر حقوق العباد کی معافی تب ہی ہوگی کہ صاحب حق معاف کرے۔ لہٰذا زیادہ خوف انہی حقوق کے ترک کرنے میں ہے مومن کامل وہی ہوتا ہے جو ہر حقدار کا حق پورا پورا ادا کرتا ہے ماں باپ ہوں یا جورد بچے۔ جس نے اس جگہ اپنے ظلم کی معافی کرالی وہ اچھا رہا اور چھٹکارا پا گیا اور جس پر کسی حقدار کا حق رہ گیا وہ مشکلات سے دوچار ہوگا۔ لہٰذا حدیث ابو ہریرہ میں ہے

"مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

یعنی جس کسی کا کوئی ظلم اپنے بھائی پر ہے عزت وآبرو یا کسی اور چیز کا، تو وہ آج اس سے معاف کرالے، قبل اس کے کہ نہ دینا ہو اور نہ درہم، اگر اس کا کوئی عمل صالح ہوا تو بقدر ظلم لے لیا جائے گا۔ اور اگر اس اعمال صالح نہ ہوئے تو اس کے بھائی کے برے اعمال اس پر لاد دیے جائیں گے۔ دوسرے مرفوع الفاظ اس طرح ہیں۔

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

یعنی قیامت کے دن حق والوں کے حقوق دلائے جائیں گے یہاں تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سینگ کی بکری کا بدلہ سینگ والی سے لیا جائے گا۔ معلوم ہوا کہ حق ایک ایسی اہم چیز ہے کہ حیوان کو بھی اس سے نجات نہیں ملے گی۔ حالانکہ وہ بے شعور محض تھا۔ پھر انسان کا کیا ذکر ہے جو کہ عقل و شعور رکھتا ہے۔ تیسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَ لَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكٰوةٍ وَ يَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَ قَذَفَ هٰذَا وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا وَ سَفَكَ دَمَ هٰذَا وَ ضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطِيْ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

یعنی تم جانتے ہو مفلس کون ہے کہا مفلس ہم میں وہ شخص ہے جس کے پاس نہ کچھ روپیہ ہے نہ سامان۔ فرمایا مفلس میری امت میں وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ لیکر آئے گا اور اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت زنا لگائی ہوگی اور کسی کا مال خورد برد کر لیا ہوگا، اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پھر اس کو اس کی حسنات دیں گے اسی طرح دوسرے کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی۔ اگر وہ حسنات قبل حکم آخیر کے فنا ہو جائیں گی تو ان کی خطائیں لے کر اس شخص پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر اس کو آتش جہنم میں پھینک دیں گے۔

اس حدیث میں دلیل ہے اس بات پر کہ حقوق العباد کا مواخذہ بہت سخت ہوگا۔ کوئی یہ سمجھے کہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ بجا لانے سے حقوق العباد کا مطالبہ نہ ہوگا تو یہ اس کی غلط فہمی ہے بلکہ حقوق و مظالم کے عوض مذکور کی ساری حسنات مظلوم کو دی جائیں گی۔ یہ تہی دست رہ جائے گا اور اگر حسنات باقی نہ رہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مظلومین واہل حقوق کی سیئات اس کے گلے باندھ کر اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے ۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حقوق العباد میں نہ عفو ہو گا اور نہ سفارش ہو گی ۔ یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ خصم (مظلوم) کو راضی کر دے ۔ ولہٰذا حدیث ابوامامہ میں فرمایا ہے

مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

یعنی سب سے بدتر درجہ میں قیامت کے دن وہ بندہ ہو گا جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے پیچھے برباد کر دی ۔

حدیث سابق میں تینوں طرح کے حقوق کا ذکر فرمایا تھا جان، مال، آبرو اس لیے کہ ان ہر سہ امر کا ایک ہی حکم ہے ۔ جیسے کسی کا جان سے مار ڈالنا ہے ویسا ہی اس کا مال چھین لینا ہے خواہ غصب سے لیا ہو یا چوری سے یا فریب سے یا کسی اور طرح سے ۔ ایسا ہی اس کی آبرو لینا ہے اور اس حدیث میں اجمالاً یہ فرمایا ہے کہ اضاعت حقوق میں غیر کی دنیا کے لیے اپنی آخرت کا ضائع کرنا ہے عائشہؓ فرماتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :-

اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلَاثَةٌ، دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ، وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَالِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

دیوان یعنی صحیفہ اعمال تین طرح پر ہیں ایک وہ ہے جس کو ہرگز اللہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخشے گا وہ شرک باللہ ہے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اللہ شرک کو نہ بخشے گا اور جو گناہ
شرک کے علاوہ ہے وہ جس کو چاہے گا بخش دے گا۔ دوسرا دیوان وہ ہے
جس کو اللہ ہرگز نہ چھوڑے گا وہ آپس میں بندوں کا ظلم ہے یہاں تک کہ بعض کا
حساب بعض سے کرے گا۔ تیسرا دیوان وہ ہے جس کی اللہ کچھ پرواہ نہیں کرتے
وہ بندوں کا اپنے اور اللہ کے درمیان ظلم ہے۔ اس کا اختیار اللہ کو ہے چاہے
عذاب کرے چاہے درگذر فرمائے۔ یہ حدیث صریح دلیل ہے اس بات پر
کہ حقوق اللہ معاف ہو سکتے ہیں مگر حقوق العباد معاف نہیں ہوں گے۔ ان کا بدلہ
ظالم کو ضرور ملے گا سو اکثر لوگ اللہ کے حقوق تو کم ضائع کرتے ہیں یعنی نماز
روزہ، حج، زکوٰۃ بجالاتے ہیں لیکن حقوق العباد کی کچھ پرواہ نہیں کرتے حالانکہ
بڑے خوف کا مقام یہی حق العبد ہے پس ان حقوق العباد کے ضائع ہونے سے
حقوق خدا بھی کچھ نفع بخش نہیں ہوتے۔ اس لیے کہ حقوق کے عوض وہ حسنات مظلوم
کو مل جائیں گی یہ مفلس رہ جائے گا۔ جب بالکل بے حسنات ہو گیا تو اب سوائے
جہنم کے کہیں ٹھکانا اس کا باقی نہ رہا۔ یہ حقوق انہی تین چیزوں سے متعلق ہیں
جان، مال، آبرو۔ سو بہ نسبت جان کے ظلم کے مال کا ظلم زیادہ واقع ہوا کرتا
ہے دنیا سے امانت اٹھ گئی خیانت رہ گئی مال جس طرح سے ہاتھ آتا ہے حرام
خالص ہو یا مشتبہ، اس کے لینے میں کسی کو کچھ دریغ نہیں ہوتا بلکہ تحصیل مال کے
ہزار مکر و حیلہ و فریب کرتے ہیں اور اپنے آپ کو عقلمند اور جس کا مال کھا
جاتے ہیں اس کو بیوقوف سمجھتے ہیں لیکن قیامت میں یہی ظالم احمق ٹھہریں گے
اور مظلوم اپنا حق لیکر عقلمند ہو جائے گا۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔

پھر جو شخص قتل و اخذ مال بالباطل سے بچ جاتا ہے تو وہ آبروریزی سے
کسی طرح محفوظ نہیں رہتا۔ ضرور کسی کو مارتا ہے کسی کو گالی دیتا ہے کسی پر تہمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگاتا ہے کسی پر افترار باندھتا ہے تو ایسا شخص اور قاتل اور حرام خور گناہ میں برابر ہے اور جزائیں یکساں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں معاملوں کا ایک حکم رکھا ہے بغیر کسی فرق کے ۔ یہ تینوں معاملات حق ہونے میں ایک دوسرے کے برابر ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کسی کا حق ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ حدیثِ علی مرتضیٰؓ میں فرمایا ہے

إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللهَ تَعَالَى حَقَّهُ وَإِنَّ اللهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ۔

یعنی تو دعائے مظلوم سے بچ ۔ کیونکہ اللہ اپنے حق کا تو فقط سوال ہی کرے گا پھر چاہے پکڑے یا چھوڑے مگر حقدار کو اس کے حق سے محروم نہ رکھے گا ۔ اس کا حق ظالم سے ضرور ہی دلوائے گا ۔ اسی لیے حضرت عمرؓ کی مرفوع حدیث میں ہے

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ متفق علیہ

قیامت کے دن ظلم اندھیرا ہوگا ۔ ابو موسیٰ کے مرفوع الفاظ اس طرح ہیں

إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یعنی اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت و ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا ۔ یعنی دنیا میں بھی وہ مصائب کی لپیٹ میں آجاتا ہے آخرت تو الگ رہی ہے

آتش سوزاں نکند با سپند   آنچہ کند دود دلِ دردمند

کتاب و سنت، ظلم اور حقوق العباد کے ضیاع کی مذمت سے لبریز ہیں۔ گناہ جس قدر سخت و درشت ہے اور جس قدر انجام اس کا بد ہے اتنا ہی یہ نظرِ خلق میں آسان ہو گیا ہے اس زمانہ میں ایسے لوگ جو حقوق العباد کو مکمل ادا کریں خصوصاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق والدین یا اولاد یا ازواج یا قرابت یا حقوقِ اسلام کمیاب ہیں بلکہ نایاب
ہیں دنیا نام کے مسلمانوں سے بھری پڑی ہے لیکن کام کے مسلمان لاکھ میں ہزار اور
اور ہزار میں سو اور سو میں دس بھی میسر نہیں آتے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ ۔

حقوق العباد سے متعلقہ آیات کے بیان میں

۱۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ
بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا
لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

جب ہم نے بنی اسرائیل کا اقرار لیا کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی ۔ اور والدین سے
نیک سلوک کرو اور قرابت والے سے اور یتیموں اور محتاجوں سے ، اور لوگوں سے
نیک بات کہو اور قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ ۔

ف :۔ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ احکام سابقہ انبیاء اور امتوں پر
فرض تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو اپنی عبادت و نماز و
زکوٰۃ کے ہمراہ ذکر کیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ والدین کیساتھ احسان کرنا فرض ہے

۲۔ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی
الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ ۔ اور ماں باپ سے
نیکی کرو اور قریبی سے اور یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ
اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے اور مسافر سے اور اپنے غلاموں سے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف :۔ موضح القرآن میں ہے یعنی اول اللہ کا حق ادا کرو پھر ماں باپ کا، پھر ان سب کا درجہ بدرجہ، ہمسایہ قریب کا حق زیادہ ہے اور ہمسایہ اجنبی کا اس سے کم، برابر کا رفیق، جو ایک کام میں ساتھ شریک ہو، جیسے ایک استاد کے دو شاگرد، یا ایک خاوند کی دو بیویاں یا ایک مالک کے دو نوکر، پھر فرمایا ان کے حق ادا نہ کرنے والا وہی ہے جس کے مزاج میں تکبر و خودپسندی ہے کہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا۔ انتہیٰ

میں کہتا ہوں کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کے حق کے بعد سب سے مقدم حق ماں باپ کا ہے جس نے ان کے حق کو ادا نہ کیا وہ کسی کے حق کو ادا نہ کرے گا۔

۳۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

آؤ میں سناؤں وہ جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ نہ شریک بناؤ اس کے ساتھ کسی کو اور ماں باپ سے نیکی کرو۔

ف :۔ اس جگہ احسان والدین کو عدم شرک کے ہمراہ ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح شرک فی العبادۃ حرام ہے اسی طرح والدین کے ساتھ احسان کرنا فرض ہے

۴۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو، اور سب ایمان والوں کو جس دن حساب ہوگا۔

ف :۔ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ والدین کے لیے دعائے مغفرت کرنا سنت انبیاء ہے یہ دعا اس وقت کی تھی جب کہ انہیں اپنے والد کے کافر ہونے علم نہ تھا جب معلوم ہوا کہ وہ مشرک ہے تو بحکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا او عا کر نے سے روک دیئے گئے ۔ ایک حق ماں باپ کا اولاد پر یہ بھی ہے کہ اُن کے لیے بخشش کی دعا کرتا رہے ۔ یہ دعا دیگر مومنین کے لیے دُعا پر مقدم ہے حدیث میں آیا ہے کہ اَوْ وَلَدٌ یَدْعُوْلَہٗ ۔

۵ :۔ وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ، اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

فیصلہ کیا تیرے رب نے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے بھلائی کرو اگر والدین میں سے ایک یا دونوں تیری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہہ اور نہ ان کو جھڑک ۔ اور کہہ ان کو بات ادب کی اور جھکا ان کے لیے عاجزی کا پہلو پیار سے اور کہہ اے میرے رب ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا ۔

ف :۔ اس جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ ادب واحسان کو اپنی عبادت کے بعد ذکر کیا ہے اسی طرح ہر جگہ ان کے حق کو اپنے حق کے بعد تمام مخلوق کے حقوق پر مقدم کیا ہے ۔ یہ حقوق والدین کے کمال اعتناء واہتمام پر دلیل ہے پھر یہاں تک ادب سکھایا کہ والدین کے روبرو اُف بھی نہ کہو اور ان کے ساتھ سخت کلام سے پیش نہ آؤ بلکہ نرم بات کرو اور عاجزانہ اور خاکسارانہ برتاؤ رکھو ۔ اور ان کے لیے دعا گو رہو ۔ والدین کے ساتھ احسان کو اللہ تعالیٰ نے واجب فرمایا ہے اب جو کوئی اس حکم کی مخالفت کرے گا وہ اللہ کا نافرمان ہوگا ۔ اور والدین کا بھی نافرمان ہوگا ۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کے ترک پر بازپرس کرے گا اسی طرح ترک احسان اور بے ادبیِ والدین پر بھی مواخذہ کرے گا ۔ فتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البیان میں اس آیت کے نیچے کہا ہے کہ لفظِ قضیٰ سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے امرِ جزم، حکمِ قطع و حتم مبرم (قطعی و حتمی فیصلہ) کیا ہے۔ ابن عباس نے بجائے قضیٰ وصّیٰ پڑھا ہے قضیٰ اس جگہ بمعنی اوجب (واجب کیا) ہے احسان سے مراد اس جگہ بِر (نیکی) ہے اس کو عبادت کے ساتھ اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ والدین کے حقوق کی تاکید ہو جائے۔ اسی طرح دوسری آیت میں اپنے شکر کو والدین کے شکر کے ساتھ ملایا ہے۔ پھر حالتِ کبر (بڑھاپا) کو بالتخصیص ذکر کیا کیونکہ والدین کو اس حالت میں اولاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ پھر فرمایا کہ کسی حالت اجتماع و انفراد میں ان کے سامنے دم نہ مار۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے

لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنَ الْعُقُوْقِ اَدْنٰى مِنْ اُفٍّ لَحَرَّمَهٗ

(یعنی اگر کوئی بے ادبی یا گستاخی اُف سے بھی کم تر ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی حرام کر دیتے) اصمعی کہتے ہیں:

اِسْتَعْمَلُوْهُ فِيْ كُلِّ مَا يَتَاَذَّوْنَ بِهٖ (یعنی عرب ہر تکلیف دہ چیز پر اُف کا لفظ استعمال کرتے ہیں) ابن اعرابی نے کہا:

اِنَّ الْاُفَّ الضَّجَرُ (یعنی اف ڈانٹ ڈپٹ کو کہتے ہیں)

قتیبی نے کہا: ذَكَرُوْهُ عِنْدَ كُلِّ مَكْرُوْهٍ يَصِلُ اِلَيْهِمْ

(یعنی ہر ناگوار چیز پر عرب اُف کا لفظ بولتے ہیں) شوکانیؒ نے کہا ہے

وَبِهٰذَا النَّهْيِ يُفْهَمُ النَّهْيُ عَنْ سَائِرِ مَا يُؤْذِيْهِمْ بِفَحْوَى الْخِطَابِ اَوْلَحْنِهٖ كَمَا هُوَ مُقَرَّرٌ فِي الْاُصُوْلِ اِنْتَهٰى۔

اس نہی سے ہر اس چیز کی نہی (ممانعت) ہو جاتی ہے جو والدین کو گفتگو یا اندازِ گفتگو سے تکلیف دہ ہو۔

لفظ نہر بمعنی ضجر و غلظت ہے۔ قول کریم سے مراد کلام نرم و لطیف، جمیل،

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہل، جس میں ادب وحیار و احتشام (شان وشوکت) کی آمیزش ہو۔ محمد بن زبیر نے کہا یعنی جب والدین پکاریں تو لبیک سعدایک کہو۔ بعض نے کہا یا اماہ یا ابتاہ کہو۔ نام وکنیت سے نہ پکارو۔ یخفض جناح سے مراد خضوع و تذلل ہے جس طرح کہ غلام اپنے تند خو مالک کے سامنے خاکساری کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ان کے لیئے دعا کرو گو رات دن میں پانچ بار ہی ہو۔ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وَلَقَدْ بَالَغَ سُبْحَانَهُ فِي التَّوْصِيَةِ بِالْوَالِدَيْنِ مُبَالَغَةً تَقْشَعِرُّ لَهَا جُلُوْدُ أَهْلِ الْعُقُوْقِ وَتَقِفُ عِنْدَهَا شُعُوْرُهُمْ حَيْثُ اِفْتَتَحَهَا بِالْأَمْرِ بِتَوْحِيْدِهٖ وَعِبَادَتِهٖ ثُمَّ شَفَعَهَا بِالْإِحْسَانِ إِلَى الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ ضَيَّقَ الْأَمْرَ فِي مُرَاعَاتِهِمَا حَتّٰى لَمْ يُرَخِّصْ فِي أَدْنٰى كَلِمَةٍ تَنْفَلِتُ مِنَ الْمُتَضَجِّرِ مَعَ مُوْجِبَاتِ الضَّجَرِ وَمَعَ أَحْوَالٍ لَا يَكَادُ الْإِنْسَانُ يَصْبِرُ الْإِنْسَانُ مَعَهَا وَأَنْ يَذِلَّ وَيَخْضَعَ لَهُمَا ثُمَّ خَتَمَهَا بِالْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ لَهُمَا وَالتَّرَحُّمِ عَلَيْهِمَا وَهٰذِهٖ خَمْسَةُ أَشْيَاءَ كُلِّفَ الْإِنْسَانُ بِهَا فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ وَقَدْ وَرَدَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ ثَابِتَةٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا وَهِيَ مَعْرُوْفَةٌ فِي كُتُبِ الْحَدِيْثِ انتھی۔

اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک میں ایسا مبالغہ کیا ہے جس سے نافرمانوں کے بدن کانپ اٹھیں اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے خدمت والدین کو اپنی توحید وعبادت سے شروع کیا پھر احسان والدین کو اس سے ملایا پھر ان کے ادب ولحاظ میں اتنی سختی کی کہ ان کی کسی ناگوار بات پر معمولی کلمہ نکالنے کی بھی اجازت نہیں دی بلکہ ان کے سامنے عاجزی و انکساری کا حکم دیا۔ پھر ان کے حق میں دعا کا حکم دے کر بات کو ختم کر دیا۔ یہ پانچ چیزیں ہیں کہ انسان کو والدین کے حق میں جن کا مکلف کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کے مسئلہ پر بہت سی احادیث ہیں جو بخاری، مسلم اور دوسری کتب حدیث میں موجود ہیں (مزید استفادہ کے لیے ان کو دیکھا جا سکتا ہے)

ابن کثیرؒ نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ قضیٰ بمعنی امر و وصیت ہے۔

اف سے مراد یہ ہے کہ ان کو کوئی بری بات نہ سنائے یہاں تک کہ تافیف (اُف) بھی نہ کرے کیونکہ یہ بھی ہلکے درجے کی گستاخی ہے اور نہر (جھڑکنا) سے مراد یہ ہے کہ تجھ سے کوئی برا فعل ان کے حق میں صادر نہ ہو بلکہ قول حسن و فعل عمل میں آئے مراد قول کریم سے لین (نرم)، طیب حسن ہے وہ بھی ادب واحترام اور تعظیم و توقیر کے ساتھ۔ خفض جناح مراد فعل میں تواضع ہے اور دعائے رحمت سے مراد دعا کرنا بڑھاپے میں اور موت کے بعد۔ حدیث مقدام بن معدیکرب میں فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِاٰبَائِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ۔

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے والد کے ساتھ احسان کا ایک مرتبہ فرمایا اور ماں کے ساتھ تین مرتبہ۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی ماں کو اٹھائے ہوئے طواف کر رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے پوچھا

هَلْ اَدَّيْتُ حَقَّهَا (کیا میں نے ماں کا حق ادا کر دیا ہے) فرمایا

لَا وَلَا بِزَفْرَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْكَمَا قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البزار۔

ابھی تو ماں کی ایک تکلیف کا بھی حق ادا نہیں ہوا۔

۶۔ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

ہم نے انسان کو پابند کیا کہ وہ اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرے اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کی تجھے خبر نہیں تو ان کا کہنا نہ مانو۔

ف :۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو اپنی وصیت قرار دیا ہے اس سے کمال درجہ کی تاکید احسانِ والدین کے بارہ میں ثابت ہوتی ہے احسان میں نیکی کی تمام انواع واقسام داخل ہیں۔ اُن میں سے ایک اطاعت والدین ہے دینی اور دنیاوی تمام معاملات میں۔ خواہ واجبات ہوں۔ یا مستحبات یا مباحات، سوا شرک کے۔ اگر ماں باپ ایسے امر کا حکم دیں جس میں خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا پڑتا ہو تو اس کام میں ان کی اطاعت اولاد پر واجب نہیں ہے سوائے شرک باللہ کے تمام امور میں انکی اطاعت بعد عبادت خدا کے مقدم ہوتی ہے یہ فضیلت اللہ تعالیٰ نے صرف والدین کے لیے خاص کی ہے کوئی دوسرا حق والا اس مرتبہ میں والدین کا شریک نہیں ہے۔

۷۔ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا۔

ہم نے انسان کو اس کے والدین کے لیے پابند کیا اس کو اس کی ماں نے مشقتوں سے اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑانا کہ شکریہ ادا کر میرا اور اپنے والدین کا۔ آخر میری طرف آنا ہے اور دنیا میں ان کا ساتھ اچھے طریقے سے نبھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ف :۔ موضح قرآن میں ہے اللہ تعالیٰ نے شرک کے بعد اور تمام نصیحتوں سے پہلے ماں باپ کا حق رکھا ہے یعنی اللہ کے حق کے بعد ماں باپ کا حق ہے اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہمیں ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا اور ان کے حکم کی بجاآوری کرنا اور اُن کے حق خیال کرنا اللہ تعالیٰ کی وصیت ہے۔ پھر خاص کر ماں کے حق کو اس لیئے ذکر کیا کہ اس کی تکلیف بہ نسبت باپ کے حمل و فصال (دودھ پلانا) کی صورت میں بہت زیادہ ہے لہٰذا جس کی تکلیف زیادہ اس کا حق بھی زیادہ ہے۔ پھر اپنے شکر کے بعد والدین کے شکر کا مطالبہ کیا۔ اور پھر دھمکی دی کہ اگر تم نے والدین کے حقوق و شکر کی ادائیگی میں کوتاہی کی تو میری طرف ہی تمہیں آنا ہے میں تمہیں تمہاری کوتاہی کی سزا دونگا۔ پھر شرک کو اس وصیت سے مستثنیٰ کیا کہ سب امور میں تم پر انکی اطاعت واجب ہے مگر میں ان کی اطاعت نہ کرو۔ لیکن دیگر امور دنیا میں تم ان کی اطاعت سے نہ نکلو مگر ضابطے اور قاعدے کے مطابق ان کا ساتھ دو اور ان کو نہ چھوڑو۔

۸:۔ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ

اے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں، پس تیری کیا رائے ہے بیٹے نے جواب دیا اے ابا جان! اے ابا جان جو آپ کو حکم دیا گیا ہے کر گزریئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے

ف :۔ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ والدین کی کسی معاملے نافرمانی نہ کرے اگرچہ جان جائے۔ یہ بات کہ اللہ کے حق کے بعد ماں باپ کا حق سب حقوق پر مقدم ہے اس اطاعت اسمٰعیل علیہ السلام سے بخوبی ثابت ہو گئی۔ وللہ الحمد۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بیٹا اگرچہ پیغمبر ہو تب بھی اس پر باپ کی اطاعت واجب

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سوائے شرک کے تمام امور میں اپنے باپ کی اطاعت کو اپنا نصب العین سمجھتے تھے۔ حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر تھے اور وہ مشرک تھا۔

۹:۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا پابند کیا ہے اس کو اس کی ماں نے تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور اس کو تکلیف سے جنا۔ اور اس کا حمل میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس ۳۰ مہینے میں ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا تو کہنے لگا اے میرے رب میری قسمت میں کر کہ میں تیرے احسان کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور یہ کہ میں نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو اور مجھ کو نیک اولاد دے، میں نے توبہ کی تیری طرف اور میں فرمانبردار ہوں۔

ف:۔ موضح قرآن میں ہے کہ پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس ۳۰ مہینے میں ہے اگر لڑکا قوی ہو تو اکیس ۲۱ مہینے میں دودھ چھوڑتا ہے اور نو ۹ مہینے حمل کے ہیں۔ یہ آیت کسی کے حال کا بیان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کے حق میں دعا نہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس ۴۰ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور ان کے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے۔ یہ بات کسی اور صحابی کو میسر نہیں ہوئی۔ لیکن باپ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت مسلمان نہیں ہوا تو یہ بات فرضی ہے۔ یعنی سعادت مند لوگ ایسے ہی ہوتے
ہیں۔ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ وصیت کی ہے کہ ہم ماں
باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور وہ سلوک یہی ہے کہ سوائے شرک و کفر کے
ہر امر میں ان کی اطاعت کریں۔ پھر اشارۃً ماں کے حق کی زیادتی بیان فرمائی ہے
کیونکہ اس کی تکلیف بہ نسبت باپ کے زیادہ ہے لہٰذا حسن سلوک میں ماں کا
حق بھی زیادہ ہے پھر اشارہ کیا کہ اولاد سعادت مند وہ ہے جو اپنی اور والدین
کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی
دعا کرنا چاہے تو وہ مذکورہ دعا پڑھے

۱۰۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝

اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو معاف کر دے اور جو بھی میرے گھر میں ایمان
ہو کر داخل ہوا اس کو اور مومن مردوں اور عورتوں کو اور ظالموں کو تباہی و بربادی میں
زیادہ کر۔

ف :۔ یہ دعا نوح علیہ السلام نے کی تھی معلوم ہوا کہ والدین کے لیے دعا کرنا
سنت انبیاء ہے۔ پہلے والدین کے دعا کرے پھر مومن مردوں اور عورتوں کے لیے
یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے والدین کو تمام اہل پر مقدم رکھا ہے اسی طرح اولاد بھی
کو تمام اہل حقوق پر دعا، احسان، ادب اور اطاعت میں مقدم رکھے۔ پھر ظالموں کے
حق میں بد دعا کی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو والدین کے لیے دعا نہیں
کرتا اور ان کا حق نہیں پہچانتا وہ ظالم ہے اور ظالم تباہ و برباد ہونے والا ہے

******

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فصل والدین کے حقوق سے متعلقہ احادیث کے بیان میں

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے کہا پھر کونسا عمل فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنا، میں نے عرض کی کہ پھر کونسا، فرمایا خدا کے راستے میں جہاد کرنا

رواہ البخاری ومسلم

اس حدیث میں پہلے نماز کا ذکر کیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے بندوں پر، پھر ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا ذکر کیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے حق کے بعد ماں باپ کا حق سب سے مقدم ہے جس طرح کہ قرآن مجید میں بھی اللہ کے حق کے بعد سب سے مقدم والدین کا حق ہے۔ جس طرح سب کا معبود ایک ہے اسی طرح ہر شخص کا ماں باپ ایک ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ واحد حقیقی ہے اور ماں یا باپ واحد مجازی ہے یہ ایک بڑی مناسبت ہے والدین کو خالق حقیقی کے ساتھ۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے والدین کے حقوق کو اپنے حق کے ساتھ ملا کر ذکر کیا۔ تاکہ والدین کی عظمت اور ان کا مقدم ہونا تمام اہل قرابت پر اولاد کو سمجھایا جاسکے۔ پھر جہاد کا ذکر کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی کرنا فضیلت جہاد سے بھی بڑھ کر ہے

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

یعنی بیٹا باپ کو اس کے حق کا بدلہ نہیں دے سکتا مگر اس صورت میں کہ بیٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ کو کسی شخص کا غلام پائے اور خرید کر اس کو آزاد کر دے ۔ یعنی باپ کا اولاد پر یہ بھی ہے کہ اولاد اگر باپ کو غلام پائے تو اس کو غلامی سے آزاد کرائے ۔

۳:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد کرنے کی اجازت چاہی آپؐ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے عرض کی ہاں ، آپؐ نے فرمایا فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ کہ تو ان کی خدمت میں کوشش کر یہی تیرا جہاد ہے ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ والدین کی خدمت فضیلت جہاد پر مقدم ہے حالانکہ جہاد وہ عمل ہے جس کے برابر کوئی عمل نہیں ۔ غازی مغفور (بخشا ہوا) ہوتا ہے اور شہید ماجور (ثواب والا) ہوتا ہے مگر والدین کی خدمت کرنا اس سے بھی بڑھ کر فضیلت رکھتا ہے ۔

۴:۔ دوسری روایت مسلم کی یوں ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے میں ہجرت و جہاد پر بیعت کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا

فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ ۔ کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے عرض کی ہاں دونوں زندہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ ۔ کیا تو اللہ سے اجر کا طالب ہے اس نے عرض کی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا

اپنے والدین کے پاس جا اور اچھی طرح ان کی خدمت کر ۔ اس حدیث میں خدمت وصحبتِ والدین کو ہجرت اور جہاد دونوں پر ترجیح دی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ابن عمرؓ نے مرفوع بیان کیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایک آدمی آیا اور آکر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ اور والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاَضْحِکْهُمَا کَمَا اَبْکَیْتَهُمَا رواہ ابوداؤد

یعنی واپس جا اور ان کو ہنسا جس طرح کہ تو نے ان کو رولایا ہے۔

معلوم ہوا کہ والدین کا حق اولاد پر زائد عبادات (ہجرت وغیرہ) کی بہ نسبت زیادہ اور مقدم ہے

۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے (جہاد کیلئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا تیرا کوئی رشتہ دار یمن میں موجود ہے۔ اس نے عرض کی کہ میرے ماں باپ ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا انہوں نے تجھے اجازت دے دی ہے اس عرض کی نہیں آپ نے فرمایا جا کر ان سے اجازت لے۔ اگر وہ تجھکو اجازت دیں تو تو جہاد کر ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک کر۔ رواہ ابوداؤد۔ www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ نفلی عبادات کا انحصار والدین کی اجازت پر ہے تو دنیاوی امور میں ان کی اجازت حاصل کرنا بالاولیٰ معتبر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ

میں اس جگہ سے اس وقت تک نہ ہلوں گا جب تک کہ میرے والد مجھے اجازت نہ دیں گے۔ دنیاوی امور میں والد کی اطاعت پر یہ قوی دلیل ہے۔ اسی طرح والدہ کی اطاعت کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ والدہ کا حق والد سے تین گنا زیادہ ہے۔

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا

ففیھما فجاھد رواہ مسلم وغیرہ۔

یعنی تو ان کی خدمت بجا لا یہی تیرا جہاد ہے۔ گویا والدین کا خادم مجاہد اور غازی کے حکم میں ہوتا ہے اور والدین کی خدمت جہاد پر مقدم ہے۔

۸ حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اور آکر کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کرنا چاہتا ہوں مگر جہاد پر قدرت نہیں رکھتا آپ نے ارشاد فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے اس نے عرض کی کہ میری ماں ہے آپ نے فرمایا

قَابِلِ اللّٰهَ فِي بِرِّهَا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ فَأَنْتَ حَاجٌّ وَّمُعْتَمِرٌ وَّمُجَاهِدٌ

رَوَاهُ أَبُو يَعْلىٰ وَالطَّبْرَانِي فِي الصَّغِيْرِ وَالْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُمَا جَيِّدٌ مَيْمُوْنُ

ابْنُ نَجِيْحٍ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَبَقِيَّةُ رُوَاتِهِ ثِقَاتٌ مَشْهُوْرُوْنَ۔

یعنی نیکی کی امید کرتے ہوئے تو اس کے ساتھ نیکی کر۔ جب تو یہ کام کرے گا تو تو حاجی، عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا ہوگا

اس جگہ احسان والدین کو حج اور عمرہ پر مقدم کیا ہے الغرض ہر جگہ کوئی بھی نیک عمل اللہ کے حق کے بعد خدمت واطاعتِ والدین سے بڑھکر نہیں۔ گویا کہ والدین کی اطاعت وخدمت سب عبادات سے زیادہ اجر وثواب رکھتی ہے۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جو تکلیف اور مشقت حج وعمرہ وجہاد وہجرت میں اٹھانا پڑتی ہے وہ والدین کی خدمت میں نہیں ہوتی۔ باوجود اس کے والدین کی خدمت کا ثواب مذکورہ تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے وہ بڑا بد نصیب ہے جو اس سنہری موقعہ اور نعمت عظیمہ کو ضائع کر دے۔ یہ ثواب کثیر آپ نے صرف ماں کی خدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر فرمایا ہے پھر اگر باپ بھی موجود ہو اور اس کی بھی خدمت کرے تو سمجھو کہ اجر بھی دوگنا ہو جائے گا۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْد

اگر اس اجر و ثواب کو صرف والدہ کے لیے ہی خیال کریں تو اس سے والدہ کے حقوق اور اس کی خدمت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی کو حج اور جہاد پر قدرت نہیں تو وہ والدین کی خدمت کرکے ان عبادات کا اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

۹۔ طلحہ بن معاویہ سلمی سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا:

اُمُّكَ حَيَّةٌ؟ کیا تیری ماں زندہ ہے

میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا

اِلْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ۔

یعنی اپنی ماں کے قدموں سے لگا رہ، اسی جگہ جنت ہے۔ لزوم رجلین سے مراد یہ ہے کہ اس کے سامنے ذلیل وخوار اور فرمانبردار بن کر رہو کیونکہ تیری مغفرت اسی میں ہے اس حدیث میں بھی ماں کی خدمت کو جہاد پر اہمیت و فضیلت دی ہے

۱۰۔ ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ

اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

یعنی ایک مرد نے عرض کی اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ماں باپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد پر کیا حق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں تیری بہشت و دوزخ ہیں۔ مطلب یہ کہ اگر تو نے ان کا حق ادا کیا اور ان کو راضی رکھا تو تجھے جنت ملے گی۔ تو بخشا جائے گا۔ اور اگر تو نے ان کا حق ادا نہ کیا اور انہیں ناراض رکھا تو تجھے دوزخ ملے گی۔ تجھ کو عذاب ہوگا۔ اس حکم میں ماں باپ دونوں برابر و یکساں شریک ہیں۔

۱۱۔ معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جاہمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آکر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے مشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیری ماں ہے اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا

فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِي وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ قَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

یعنی ماں کی خدمت کر کیونکہ ماں کے قدموں میں جنت ہے

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَلَفْظُهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَشِيْرُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ وَالِدَانِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الْزَمْهُمَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا

اس روایت میں ماں باپ دونوں کی خدمت کا حکم ہے اور بتایا گیا ہے کہ دونوں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے

۱۲۔ ایک شخص حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجھ کو حکم دیتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذَالِكَ الْبَابَ اَوِاحْفَظْهُ۔ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَقَالَ رُبَمَا قَالَ سُفْيَانُ اُبِيْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

بہشت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ باپ ہے تو چاہے تو اس کو ضائع کر دے چاہے تو اس کو محفوظ رکھ۔ سفیان نے اس روایت میں کبھی امی کے بجائے ابی کا لفظ استعمال کیا ہے ابن حبان کے الفاظ اس روایت میں یوں ہیں کہ

ایک آدمی حضرت ابوالدرداء کے پاس آیا اور کہا کہ میرا باپ میرے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ میری شادی کر دی۔ اور اب مجھے حکم دیتا ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں۔ حضرت ابوالدرداء نے فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ تو اپنے والد کی نافرمانی کر اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ یہ بات ضرور ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ باپ جنت کا بہترین دروازہ ہے اگر چاہے تو اس کی حفاظت کر اگر چاہے تو اس کو چھوڑ دے۔ حضرت عطاء کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔

میں کہتا ہوں کہ ایک روایت میں ماں کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں باپ کا ذکر۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ماں اور باپ دونوں کی اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے۔ طلاق کا حکم ماں دے یا باپ دے دونوں کی اطاعت و فرمانبرداری ضروری ہے۔

۱۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری ایک بیوی تھی مجھے اس سے بہت پیار تھا۔ میرے باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناخوش رہتے تھے۔ مجھے فرمانے لگے کہ تو اس کو طلاق دے دے لیکن میں نے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری شکایت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ

طَلِّقْهَا اس کو طلاق دے دے

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ طلاق کے مسئلے میں بھی بیٹا باپ کی اطاعت وفرمانبرداری کرے۔ اور اسی طرح ماں کی فرمانبرداری بھی کرے۔ رہی بات بیٹی کی تو اس کی طلاق اس کے شوہر کے ہاتھ میں ہے نہ کہ بیٹی کے ہاتھ میں۔ ہاں اگر وہ خود مختار ہو تو والدین کے حکم سے طلاق لے سکتی ہے اسی طرح اگر خاوند طلاق کا اختیار بیوی کو دے دے تو اس صورت میں اگر والدین کی اطاعت میں شوہر سے الگ ہو گی تو یہ امر بر والدین میں داخل ہو گا۔

۱۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّمَدَّ لَهٗ فِیْ عُمُرِهٖ وَیُزَادُ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْیَبَرَّ وَالِدَیْهِ وَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرُوَاتُهٗ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِی الصَّحِیْحِ وَهُوَ فِی الصَّحِیْحِ بِاخْتِصَارِ ذِکْرِ الْبِرِّ

یعنی جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کے رزق میں برکت ہو اسے چاہیے کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی سے پیش آئے اور صلہ رحمی کرے۔

والدین کی فرمانبرداری اور اطاعت کا دنیا میں فائدہ یہ ہے کہ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر اور رزق میں برکت ہوگی اور آخرت میں اس کی جزا جنت ہے اور والدین کی نافرمانی اور عقوق میں جہنم متعین ہے۔

۱۵۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے

مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوْبٰى لَهُ زَادَ اللّٰهُ فِيْ عُمُرِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبْرَانِيْ وَالْحَاكِمُ وَالْاَصْبَهَانِيْ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

یعنی جس نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا اس کو خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت عطا فرمائے گا۔

طولِ حیات ایک ایسی دولت ہے جس کی تمنا ہر فرد بشر کو ہوتی ہے۔ لیکن کسی فرد کے ہاتھ میں کوئی ایسا آبِ حیات نہیں جس سے اس تمنا کی تکمیل ہو سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نسخہ بتایا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔

اہل علم نے درازیِ عمر کا یہ نسخہ اپنایا ہے جو مجرب اور کامیاب ثابت ہوا ہے۔

۱۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس میں ہے کہ

تم لوگوں کی عورتوں کے بارے میں پارسا رہو نتیجہ میں تمہاری عورتیں بھی پارسا رہینگی۔ تم اپنے والدین سے نیکی کرو۔ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک سے پیش آئے گی الحدیث

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنے والدین سے نیکی کرتا ہے تو اس کی اولاد بھی اس سے نیکی کرے گی۔ والا فلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بَرُّوْا اٰبَاءَکُمْ تَبَرَّکُمْ اَبْنَاؤُکُمْ وَعِفُّوْا تَعِفَّ نِسَاءُکُمْ

رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاہُ اَیْضًا ھُوَ وَغَیْرُہٗ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ ۔

یعنی اپنے والدین سے نیکی کرو تم سے تمہارے بیٹے نیکی کریں گے۔ تم پارسائی کو اپناؤ، تمہاری عورتیں بھی پارسا رہیں گی۔

یہ بات جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہے آزمائی جاچکی ہے کہ جو کوئی اپنے والدین سے نیکی نہیں کرتا ہے غالباً اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک نہیں کرتی۔ ؎

سالہا بر تو بگذرد کہ گذر | تو بجائے پدر چہ کردی خیر
نکنی سوی تربت پدرت | تاہمان چشم داری از پسرت

اسی طرح جو لوگ حرامکار و عیاش ہوتے ہیں ان کی عورتیں بھی پرہیزگار نہیں ہوتیں۔ وہ بھی حرام کاری کرنے لگتی ہیں۔

۱۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ

رَغِمَ اَنْفُہٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُہٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَوْ اَحَدَھُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اس کی ناک خاک آلود ہو صحابہ نے عرض کیا کس کی ناک خاک آلود ہو۔ فرمایا جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا۔ یا ان دونوں میں سے ایک کو پایا۔ پھر جنت نہ حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرسکا۔ یعنی ایسے وقت میں ان کی خدمت و طاعت کرکے جنت لینا آسان تھا۔ لیکن اپنی بدنصیبی کی وجہ سے محروم رہا۔ معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت حصولِ جنت کا سبب ہے۔

۱۹۔ حضرت جابر بن سمرہ کی لمبی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے پھر تین مرتبہ فرمایا آمین، آمین، آمین۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل آئے اور کہا اے محمد

مَنْ اَدْرَكَ اَحَدَ اَبَوَيْهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ فَقُلْ اٰمِيْنَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ رَوَاهُ الطِّبْرَانِيْ بِاَسَانِيْدَ اَحَدُهَا حَسَنٌ۔

یعنی جس نے ماں باپ میں سے ایک کو پایا پھر وہ دوزخ میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ (جبریل نے کہا) آمین کہو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے آمین کہہ دیا۔

مطلب یہ کہ صرف ماں کو پایا یا باپ کو۔ لیکن وہ کام نہ کیا جس سے وہ راضی رہتے اور جنت ملتی۔ بلکہ ان کو ناراض رکھا اور دوزخ مول لی۔ تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے۔ حضرت جبریل کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین کہلانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین کہنا اس دعا کی قبولیت کی واضح دلیل ہے اور اس بات کی بھی دلیل ہے کہ والدین کا نافرمان یقینی طور پر دوزخی ہے۔

۲۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع روایت ہے

مَنْ اَدْرَكَ الْوَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ اٰمِيْنَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی صَحِیْحِہٖ ۔

اس حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ والدین کا نافرمان دوزخی ہے کیونکہ وہ والدین کی نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے دور ہوا۔ الغرض انسان والدین کی نافرمانی کرے یا نافرمانی نہ کرے لیکن والدین سے نیکی بھی نہ کرے دونوں صورتوں میں جنت سے محروم رہے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا۔ اس کو ابن حبان نے حسن بن مالک بن حویرث کی حدیث سے بھی روایت کیا ہے۔

۲۱۔ کعب بن عجرہ کی مرفوع حدیث کے آخر میں ہے کہ

بَعُدَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ الْکِبَرَ عِنْدَہٗ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ قُلْتُ آمِیْنَ رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَغَیْرُہٗ وَرَوَاہُ الطَّبْرَانِیْ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَہٗ وَفِیْہِ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یَبَرَّھُمَا دَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَہُ اللہُ وَاَسْحَقَہٗ

وہ شخص اللہ کی رحمت سے دور ہوا جس نے اپنے والدین میں سے دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا لیکن ان دونوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا میں نے آمین کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہنا اس دعا کی قبولیت کی دلیل ہے ماں باپ سے بدسلوکی کرنے والا دوزخی ہے اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ والدین کی طاعت وفرمانبرداری جنت کو واجب کرنے والی ہے اور نافرمانی دوزخ میں لے جائے گی۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے دور اور آخرت میں برباد ہوگا۔

۲۲۔ مالک بن عمرو قشیری کی روایت میں ہے آنحضور صلی اللہ علیہ والسلم نے ارشاد فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اَدْرَكَ اَحَدَ اَبَوَيْهِ ثُمَّ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَاَبْعَدَهُ اللهُ وَنِيْ رِوَايَةٍ فَاَسْحَقَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ مِنْ طُرُقٍ اَحَدُهَا حَسَنٌ

یعنی جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو پایا پھر وہ بخشا نہ گیا تو اللہ نے اس کو اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ اور اس کو ہلاک کر دیا۔ یہاں توجہ طلب یہ امر ہے کہ صرف حسنِ سلوک کے ترک پر اس قدر سخت وعید ہے لیکن اس اولاد کا کیا حال ہو گا جو والدین کے احسان کے بدلے میں ترک احسان کرتی ہے آرام کے عوض تکلیف پہنچاتی ہے اور ناحق اور ناجائز والدین کو ستاتی ہے۔ اور جس معاملے میں والدین سے بحث کرنے کی اجازت نہیں اس معاملے میں بے ادبی سے پیش آتی ہے۔ اور جائز کاموں میں بے جا اعتراض کرتی ہے اپنی من مانی کے سامنے والدین کی خوشی و ناخوشی کی کوئی پروا نہیں کرتی۔ ایسی اولاد بلاشبہ دوزخی ہے

۲۲:۔ ایک طویل مرفوع حدیث میں اہل غار کے قصہ کے ضمن میں ہے کہ تین آدمی رات بسر کرنے کی غرض سے ایک غار میں داخل ہوئے۔ ایک پتھر غار کے منہ پر آکر پھنس گیا۔ اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ انہوں نے سوچ وبچار کے بعد یہ طے کیا کہ اس غار سے نجات صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ اپنے نیک اعمال ذکر کر کے اللہ تعالٰے سے دعا کی جائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ

اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ شَجَرَةٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَمَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدِيْ اَنْتَظِرُ اِسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْھِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ مِنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَۃِ فَانْفَرَجَتْ شَیْئًا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ الْحَدِیْث رَوَاہُ الشَّیْخَانِ

یعنی اس شخص کے والدین سو گئے تھے اور یہ رات ساری دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیئے ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا۔ نہ خود دودھ پیا اور نہ اپنے اہل وعیال کو پلایا۔ اس عمل صالح کے یاد دلانے پر اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو کسی قدر لبِ غار سرکا دیا۔ یہ حدیث کئی طرق سے اور الفاظ سے آئی ہے اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ خدمتِ والدین عذاب وتکلیف کے دور کرنے اور نجات کے حاصل کرنے کا باعث ہے۔ پھر اگر خدمت والدین دنیا میں نفع بخش ہے تو آخرت میں بالاولیٰ فائدہ مند ہوگی۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْد

فصل حقوق وعقوق والدین سے متعلقہ دیگر احادیث کے بیان میں

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور آکر عرض کی

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

یعنی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری خوش خلقی اور حسن سلوک کا لوگوں میں سے کون زیادہ حقدار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ،

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ماں کی خدمت کا حق باپ کی بہ نسبت تین گنا زیادہ ہے

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرىٰ قَالَ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ فَأَدْنَاكَ هٰذَا لَفْظُهُمَا وَزَادَ مُسْلِمٌ فَقَالَ نَعَمْ وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ

اس روایت میں بھی ماں کو دوبار اور باپ کو بار چہارم میں ذکر کیا ہے۔ پھر اقرب فالاقرب کو ذکر فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تجھے اس حال کی خبر معلوم ہو جائے گی۔ یعنی انجام خدمت وعدم خدمتِ والدین کا تجھے معلوم ہو جائے گا

۲۔ اسماء بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ میری ماں آئی اور وہ مشرکہ تھی۔ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مجھ سے صلہ رحمی چاہتی ہے تو کیا مجھے اجازت ہے فرمایا

نَعَمْ صِلِيْ أُمَّكِ۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَلَفْظُهُ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّيْ رَاغِبَةً فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا

یعنی ہاں اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔

امام منذری کہتے ہیں کہ

رَاغِبَةٌ أَيْ طَامِعَةٌ فِيْمَا عِنْدِيْ تَسْأَلُنِيْ الْإِحْسَانَ إِلَيْهَا رَاغِمَةٌ أَيْ كَارِهَةٌ لِلْإِسْلَامِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی مجھ سے تعاون چاہتی ہے اور اسلام کو ناپسند خیال کرتی ہے)

مندرجہ بالا حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ والدین اگرچہ مشرک ہوں لیکن ان کے ساتھ احسان وسلوک کرنا صلہ رحمی میں داخل ہے ۔ ان کا کفر وشرک ان کی عزت وتکریم اور صلہ رحمی سے مانع نہیں

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ

رِضَا اللّٰهِ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسُخْطُ اللّٰهِ فِي سُخْطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَجَّحَ وَقْفَهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے

اکثر احادیث جو والدین کے حقوق کے بارے آتی ہیں ان میں اسلام کو شرط قرار نہیں دیا گیا ۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ والدین کے حقوق کفر واسلام دونوں حالتوں میں ثابت ہیں ۔ اگر والدین شرک کا حکم دیں تو ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ممنوع ہے ۔ اس کے علاوہ باقی تمام امور میں والدین کی فرمانبرداری اور اطاعت واجب ہے ۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ

طَاعَةُ اللّٰهِ طَاعَةُ الْوَالِدِ وَمَعْصِيَةُ اللّٰهِ مَعْصِيَةُ الْوَالِدِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ

یعنی اللہ کی اطاعت والد کی اطاعت میں اور اللہ کی معصیت والد کی معصیت میں ہے ، اطاعت ومعصیت میں والدہ کا بھی یہی حکم ہے ۔ کیونکہ اکثر آیات واحادیث میں ماں باپ کے حقوق اکٹھے ذکر ہوئے ہیں پھر جس صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ماں کا حق باپ سے تین گنا ہے اس صورت میں جو بات والد کے لیے ثابت ہو گی وہ والدہ کے لیے بالاولیٰ ثابت ہو گی۔

۵۔ ابن عمرؓ یا ابن عمروؓ کی مرفوع روایت کے الفاظ اس طرح ہیں۔

رِضَا الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ وَسُخْطُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي سُخْطِ الْوَالِدَيْنِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ۔

یعنی اللہ تعالیٰ رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ جس سے والدین راضی ہیں اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہے اور والدین جس سے خفا ہیں اللہ تعالیٰ بھی اس سے خفا ہیں

۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آکر عرض کی کہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لیے توبہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیری ماں ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا کیا خالہ ہے؟ اس عرض کیا کہ ھاں۔ فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا هَلْ لَكَ وَالِدَانِ بِالتَّثْنِيَةِ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

جب خالہ کے ساتھ جو کہ ماں کی بہن ہوتی ہے احسان و نیکی کرنا عظیم و کبیرہ گناہ کی مغفرت کا سبب ہے تو والدہ کے ساتھ نیکی کرنا بالاولیٰ کبیرہ گناہوں کی بخشش کا باعث ہو گا۔ اور یہ بات یقینی ہے۔

۷۔ مالک بن ربیعہ ساعدی رضؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا اور آکر عرض کرنے لگا، اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم!

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَزَادَ فِيْ آخِرِهِ قَالَ الرَّجُلُ مَا اَكْثَرَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَطْيَبَهُ قَالَ فَاعْمَلْ بِهِ۔

یعنی والدین کے فوت ہو جانے کے بعد بھی والدین کا کوئی حق ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ ان کے لیے دعا کرنا، ان کے لیے استغفار کرنا۔ ان کے عہد کو جاری کرنا۔ اور والدین کے سبب جو رشتہ داری ہو اس کو جوڑنا۔ ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ تو اس آدمی نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو بہت کچھ ہے اور بہت اچھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو اس پر عمل کر۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے بعد حقوق میں سے پانچ حق بیان فرمائے ہیں اور حکم دیا کہ ان پر عمل کرنا چاہیے۔ آج وہ دور ہے کہ شاذ و نادر ہی کوئی آدمی زندہ والدین کے حقوق ادا کرتا ہے موت کے بعد ان کے حقوق ادا کرنا تو بڑی دور کی بات ہے۔ ان حقوق کی بجا آوری وہی شخص کر سکتا ہے جو ازلی سعادت مند ہو۔

۸۔ حضرت عبداللہؓ بن دینار کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو مکہ مکرمہ کے راستے میں ملا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو سلام کہا۔ اور اپنے گدھے پر سوار کر لیا جس پر وہ خود سوار ہوتے تھے اور اپنا عمامہ رنگ گڑی اس کو دیا۔ حضرت ابن دینار کہتے ہیں کہ ہم کہا کہ یہ

اَصْلَحَكَ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ اعرابی (گنوار) ہیں تھوڑی چیز پر ہی خوش ہو جاتے ہیں حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا

اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ

یعنی اس کا باپ عمر بن خطابؓ (میرے والد) کا دوست تھا اور میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ

اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یعنی بہترین نیکی یہ ہے کہ والدین کے دوستوں سے صلہ رحمی کی جائے۔

یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ وہ اعرابی گنوار خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست نہ تھا بلکہ حضرت عمرؓ کے دوست کا بیٹا تھا۔ مگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے باپ کے دوست کے بیٹے سے اتنا اچھا سلوک کیا۔ نیز سلف صالح کا یہی طریق کار تھا۔

www.KitaboSunnat.com

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند

جوانانِ سعادت مند پند پیر دانا را۔

۹۔ حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ میں مدینہ میں آیا اور حضرت عبد اللہ بن عمر میرے پاس آئے۔ اور کہا کہ آپکو معلوم ہے کہ میں آپ کے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ حضرت عبد اللہ عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصِلَ اَبَاهُ فِيْ قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ وَاِنَّهٗ كَانَ بَيْنَ اَبِيْ عُمَرَ وَبَيْنَ اَبِيْكَ اِخَاءٌ وَوُدٌّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَصِلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ

یعنی جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ قبر میں والد کے ساتھ نیکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صلہ رحمی کرے وہ اپنے والدین کے برادرانِ دینی کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرے۔ میرے اور تیرے باپ کے درمیان دوستی تھی میں نے مناسب سمجھا اس کو نبھاؤں۔

فصل والدین کی نافرمانی کے متعلق احادیث کے بیان میں

۱۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ وَمَنْعًا وَّھَاتِ وَکَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَغَیْرُہٗ۔

اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے اور بخل وطمع کو بھی حرام قرار دیا ہے اور بکواس کرنے، بھیک مانگنے اور مال کو ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں ماں کی نافرمانی کا ذکر ہے یہی حکم باپ کی نافرمانی کا ہے ماں کے ذکر کو اس لیے خاص کیا ہے کہ ماں کا حق بہت زیادہ ہے اور ذرا سی نافرمانی پر سخت تکلیف محسوس کرتی ہے اس لیے اس کی نافرمانی سے پرہیز واجب ہے۔

۲۔ حدیث ابو بکرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلَاثًا قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، اَلْحَدِیْثُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمَذِیُّ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کیا میں تم کو سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اسی طرح فرمایا (صحابہ کہتے ہیں) ہم نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس جگہ والدین کی نافرمانی شرک باللہ کے ساتھ ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ والدین کی نافرمانی بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ کی نافرمانی شرک کہلاتی ہے اور اس کی نافرمانی یہی ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے عبادت کی جائے۔ والدین کی نافرمانی عقوق کہلاتی ہے کہ انکی اطاعت سے کنارہ کیا جائے اور انکو رنج و تکلیف پہنچائی جائے۔ پھر ان دونوں گناہوں سزا جہنم ہے اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع حدیث ہے

اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ

یعنی کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ کسی قتل کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔ اور کسی کو قتل کرنا بھی اتنا بڑا گناہ نہیں جتنا کہ والدین کی نافرمانی۔ کیونکہ حدیث میں ذکر کی گئی ترتیب اسی کا تقاضا کرتی ہے

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا پھر فرمایا

اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ اَلْحَدِیْثُ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمَذِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی شرک اور والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہیں ۔ اور والدین کی نافرمانی کو ہر جگہ شرک کے ہمراہ ذکر کرنا اس گناہ کے کبیرہ ہونے کی واضح دلیل ہے گویا کہ والدین کا نافرمان مشرک کے برابر ہے اس لیے کہ وہ واحد حقیقی کا نافرمان ہے اور یہ واحد مجازی کا ۔

۵ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط اہل یمن کی طرف لکھا تھا اور عمرو بن حزم روانہ کیا تھا اس میں یہ تحریر تھا کہ

اِنَّ اَکْبَرَ الْکَبَائِرِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ ۔ اَلْحَدِیْث، رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ ۔

قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے ۔

۶ ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ

ثَلَاثَۃٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْہِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَہٗ وَثَلَاثَۃٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْہِ وَالدَّیُّوْثُ وَالرَّجِلَۃُ، رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالْبَزَّارُ وَاللَّفْظُ لَہٗ بِاِسْنَادَیْنِ جَیِّدَیْنِ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَرَوَی ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ شَطْرَہُ الْاَوَّلَ ۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا ۱ ۔ ماں باپ کا نافرمان ۲ ۔ عادی شرابی ، ۳ ۔ احسان جتلانے والا اور تین شخص ایسے ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے ۔ ۱ ۔ ماں باپ کا نافرمان ۲ ۔ دیوث ، ۳ ۔ مردانہ وضع عورت ۔ امام منذری فرماتے ہیں کہ

اَلدَّیُّوْثُ بِتَشْدِیْدِ الْیَاءِ، ھُوَ الَّذِیْ یُقِرُّ اَھْلَہٗ عَلَی الزِّنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَ عِلْمِهٖ بِهِمْ وَالرَّجِلَةُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَكَسْرِ الْجِيْمِ هِيَ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ ۔

یعنی دیوث وہ ہے جو اپنی اہل خانہ کو زنا سے نہ روکے باوجود معلوم ہونے کے ۔ اور رجلة اس عورت کو کہا جاتا ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے ۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ثَلَاثَةٌ حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ الْخُبْثَ فِيْ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ ۔

یعنی تین آدمیوں پر جنت حرام ہے ۔ ۱۔ عادی شرابی ، ۲۔ والدین کا نافرمان ، ۳۔ دیوث جو اپنی بیوی کو زنا پر قائم رکھتا ہے ۔

یہ جگہ قابل غور ہے کہ والدین کے نافرمان کا تذکرہ اس جگہ کن کے ساتھ فرمایا ۔ اور نافرمان کا انجام کیا بتایا ۔ کہ اس پر جنت حرام ہے ۔

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ

يُرَاحُ رِيْحُ الْجَنَّةِ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِمِائَةِ وَلَا يَجِدُ رِيْحَهَا مَنَّانٌ بِعَمَلِهٖ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ

اس روایت کو منذری نے ترمذی کے لفظ ذکر کیا ہے ۔

ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ جنت کی ہوا پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے لیکن یہ خوشبو ، احسان جتانے والا اپنے عمل کی وجہ سے اور والدین کا نافرمان اور عادی شرابی نہ سونگھ سکے گا ۔

یعنی والدین کا نافرمان جنت سے پانچ برس کی مسافت سے دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اس کو جنت کی ہوا تک نہ لگے گی ۔ العیاذ باللہ ۔

۹۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت کے الفاظ اس طرح ہیں

ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، عَاقٌّ وَمَنَّانٌ وَمُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ۔

تین شخص ایسے ہیں جن کی فرضی اور نفلی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی ۔ ۱۔ والدین کا نافرمان ، ۲۔ احسان کرکے جتلانے والا ۔ ۳۔ تقدیر کا انکار کرنے والا ۔

اس حدیث میں والدین کے نافرمان کے لیے زبردست وعید ہے کہ والدین کے نافرمان کی کوئی عبادت قبول نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اور باز نہ آجائے ۔

۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ

اَرْبَعٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا يُذِيقَهُمْ نَعِيْمَهَا مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَاٰكِلُ الرِّبٰوا وَاٰكِلُ مَالِ الْيَتِيْمِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ ۔

چار آدمیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو یہ حق ہے کہ وہ ان کو جنت میں داخل نہ کرے ۔ اور نہ انکو اس کی نعمتوں کا ذائقہ چکھائے ۔ ۱۔ شراب پینا جس کی عادت بن گئی ہو ۔ ۲۔ سود خور آدمی ۔ ۳۔ ناحق یتیم کا مال ہڑپ کرنے والا ۔ ۴۔ والدین کا نافرمان ۔

گویا کہ اللہ نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے کہ یہ چار قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے ہاں اگر یہ توبہ کرلیں اور صاحب حق سے معافی مانگیں تو ممکن ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ بندوں کے حقوق کی عدم ادائیگی کی صورت میں قرآن وحدیث میں اسی طرح کی وعید آئی ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں ڈرتے۔

۱۱۔ حضرت ثوبان سے مرفوع حدیث ہے

ثَلَاثَةٌ لَا یَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ اَلشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الْكَبِيْرِ

تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی عمل فائدہ مند نہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ سے شرک کرنا۔ ۲۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ ۳۔ جہاد سے بھاگنا۔ اس جگہ والدین کی نافرمانی کو پھر شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انجام ان دونوں عملوں کا ایک ہے یعنی اگر سارے اعمال صالحہ کیے مگر شرک بھی کیا تو وہ سب اعمال بیکار گئے۔ اسی طرح والدین کے نافرمان کو اس کے اعمال کچھ فائدہ نہیں دیتے۔

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مرد اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں۔ وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ کسی ماں کو گالی دیتا ہے اور اس کی ماں کو گالی دیتا ہے

رَوَاهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

میں کہتا ہوں کہ یہ گالی دینا تو گویا بالواسطہ ہے اس زمانہ میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو بلا واسطہ والدین کو برا بھلا کہتے ہیں، گالی دیتے ہیں اور بد دعا کرتے ہیں۔ براہ راست گالی دینے کا گناہ بالواسطہ گالی دینے سے زیادہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے اور والدین کی نافرمانی ہے اسی لیے محدثین نے اس حدیث کو عقوق الوالدین (والدین کی نافرمانی) میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۔ بخاری و مسلم کی ایک روایت اسطرح ہے

اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ۔

کسی کا کسی کے والدین کو گالی دینا اور بدلے میں اُس کا اس کے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے ایسی حرکت کرنے والا عاق (نافرمان) ہوتا ہے

۱۴۔ حضرت عمرو بن مرہ جہنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے گواہی دی ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں اور زکوٰۃ دیتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ مَاتَ عَلٰی ھٰذَا کَانَ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ھٰکَذَا وَنَصَبَ اِصْبَعَیْہِ مَا لَمْ یَعُقَّ وَالِدَیْہِ

یعنی ایسا شخص قیامت کے دن پیغمبروں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ اور انگلیاں ایک ساتھ کھڑی کرکے اشارہ سے سمجھایا۔ اور فرمایا یہ شرف تب حاصل ہوگا جب کہ وہ والدین کا نافرمان نہ ہوگا۔ یعنی والدین کی نافرمانی سے یہ سارے اعمالِ صالحہ جو فرض و واجب ہیں اور جن سے آدمی مسلمان ٹھہرتا ہے سب برباد ہوجاتے ہیں اور ان نیکیوں کا کوئی فائدہ اس کو حاصل نہیں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِي بِاِسْنَادَيْنِ اَحَدُهُمَا صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِمَا بِاخْتِصَارٍ۔

۱۵۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس کلمات کی وصیت فرمائی۔ فرمایا۔

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ۔ الحديث رَوَاهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهُ۔

یعنی کسی کو اللہ کا شریک نہ بنا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی نہ کر، اگرچہ وہ تمہیں اہل و مال چھوڑنے کا حکم دیں۔

معلوم ہوا کہ والدین کو اولاد پر ہر طرح کی حکمرانی کا حق حاصل ہے وہ جیسی بھی تکلیف دیں اسے اٹھانا چاہیئے۔ کسی حال میں بھی ان سے روگردانی اور سرتابی نہیں ہونی چاہیئے یہ اطاعت کا آخری درجہ ہے اور اس کا صریح حکم حدیث میں موجود ہے

۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِيَّاكُمْ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَلْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَاقٌّ۔ الحديث رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الْاَوْسَطِ

یعنی والدین کی نافرمانی سے بچو۔ جنت کی ہوا ایک ہزار میل کی مسافت سے آتی ہے مگر والدین کا نافرمان اس کو نہ پا سکے گا۔ یعنی وہ جنت سے ہزار سالہ مسافت کی دوری پر ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع حدیث کے الفاظ اس طرح
سے آتے ہیں۔کہ
اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سات آدمیوں پر لعنت
کی۔اوران میں سے ہر ایک پر تین تین بار لعنت کی اور وہ لعنت ان کو کفایت
کرتی ہے۔ان میں سے ایک والدین کا نافرمان بھی ہے
رَوَاهُ الطَّبْرَانِیْ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ
یہ وعید انتہائی شدید ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس لعنت سے بچائے
۱۸۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ اَلْحَدِيْثُ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ
یعنی اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت جو اپنے والدین کو گالی دے۔گالی
دینے میں ہر قسم کی ان کی برائی کرنا اور طعن کرنا اور کوسنا داخل ہے۔
۱۹۔حضرت ابوبکرہ کی مرفوع حدیث ہے۔کہ
كُلُّ الذُّنُوْبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُقُوْقَ
الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ
وَالْاَصْبَهَانِيُّ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ۔
یعنی جتنے بھی گناہ ہیں اللہ تعالیٰ جس گناہ کی سزا کو چاہتا ہے قیامت
تک کے لیے موخر کر دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا مرنے سے
قبل ہی دے دیتا ہے
اس حدیث سے والدین کی نافرمانی پر سخت وعید ثابت ہوتی ہے۔
اور معلوم ہوا کہ اس کی جزا وسزا دنیا ہی میں مرنے سے قبل ایک نہ ایک دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمان کو مل جاتی ہے۔ گو ہمیں اس سزا کی شناخت نہ ہو۔ کتب تواریخ وسیر میں ان لوگوں کی حکایات ملتی ہیں جنہوں نے ماں باپ کو ستا کر دنیا ہی میں سزا پائی۔ یہ واقعات و حکایات مذکورہ بالا حدیث کے مؤید و مصدق ہیں۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔

۲۰۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا کہ ایک آدمی قریب الموت ہے اس سے کہا گیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھو لیکن وہ پڑھ نہیں سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا وہ نماز پڑھتا تھا اس نے عرض کی ہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ چلے۔ چنانچہ اس آدمی کے پاس پہنچ کر اس سے کہا گیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھو۔ اس آدمی نے جواب دیا کہ میں نہیں پڑھ سکتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیوں؟ اس نے کہا یہ اپنے والدین کا گستاخ و نافرمان تھا۔ پوچھا اس کی ماں زندہ ہے کہا ہاں، فرمایا بلاؤ اسکو۔ تو اس کو بلایا گیا وہ آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے اس نے کہا ہاں فرمایا اگر ایک بھاری آگ جلا کر تجھ سے کہا جائے کہ اگر تو اس کی سفارش کرے تو ہم اس کو چھوڑ دیں گے ورنہ اس کو آگ میں جلا دیں گے تو کیا تو اس کی سفارش کرے گی اس نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں تو میں اس کی سفارش کر دوں گی۔ فرمایا تو مجھ کو اور اللہ کو گواہ کر دے کہ تو اس سے راضی ہو گئی ہے اس نے کہا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ رَسُوْلَکَ اَنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ عَنِ ابْنِیْ۔ فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا غُلَامُ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ـ

اس نے یہ کلمہ پڑھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ بِيْ مِنَ النَّارِ (رواه الطبراني واحمد مختصر)

(اس ذات کا شکر ہے جس نے میرے ذریعہ اس کو دوزخ سے نجات

عطا فرمائی۔)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی نافرمانی موت کے وقت کلمہ

اور حسنِ خاتمہ سے روکتی ہے ونعوذ باللہ ۔

۲۱۔ حضرت عوام بن حوشب کہتے ہیں کہ میں ایک بار ایک قوم میں اترا ۔

کے قریب ایک مقبرہ تھا۔ عصر کے بعد ایک قبر پھٹ گئی۔ اس میں سے ایک آدمی

جس کا سر گدھے کا سا تھا ۔ اور بدن انسان جیسا ۔ وہ تین بار گدھے کی سی

بولا۔ پھر قبر اس پر بند ہو گئی ۔ وہاں ایک بڑھیا سوت کات رہی تھی یا صوف

ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ تو اس بڑھیا کو دیکھتا ہے میں نے کہا یہ کون

اس عورت نے کہا کہ یہ اس شخص کی ماں ہے میں نے پوچھا کہ کیا ماجرا

تو اس عورت نے بتایا کہ یہ شخص شراب پیتا تھا جب یہ گھر جاتا تو اس کی

کہتی اے بیٹے اللہ سے ڈرو اور کب تک شراب پیتے رہو گے تو یہ اس

کہتا کہ تو گدھے کی طرح آواز کرتی ہے یہ شخص عصر کے بعد مر گیا ا

عصر کے بعد یہ قبر پھٹ جاتی ہے اور یہ شخص تین بار گدھے کی سی آواز نک

پھر یہ قبر اس پر بند ہو جاتی ہے ۔

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ وَغَيْرُهٗ قَالَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَ بِهٖ اَبُو

الْاَصَمِّ اِمْلَاءً بِنَيْسَابُوْرَ بِمَشْهَدٍ مِّنَ الْحُفَّاظِ فَلَمْ يُنْكِرُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس آدمی کو یہ عذاب ماں کی نافرمانی پر مقرر ہوا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا

پھر جو شخص اپنے ماں باپ کو جانی و مالی تکلیف پہنچاتا ہے اور ان کی توہین و تحقیر کرتا ہے۔ اور ہر طریقہ ظاہری و باطنی سے ستاتا ہے اور ہمیشہ مکلف رہتا ہے قیامت کے دن اس کے عذاب کا اندازہ خدا ہی جانے

۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مال و اولاد ہے اور میرا باپ محتاج ہے فرمایا

اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ اَلْحَدِيْث اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

معلوم ہوا کہ اگر باپ محتاج ہو اور بیٹا مالدار ہو تو اپنے مال کو باپ سے نہ روکے۔ مال کو والدین سے روکنا ایک طرح کی والدین کی نافرمانی ہے اور ان پر مال و دولت صرف کرنا یہ ان کی اطاعت ہے

۲۳۔ حضرت زید بن ارقم کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مَنْ حَجَّ عَنْ اَحَدِ اَبَوَيْهِ اَجْزَأَ ذَالِكَ عَنْهُ وَبُشِّرَ رُوْحُهُ بِذَالِكَ فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَارًّا وَلَوْ كَانَ عَاقًّا رَوَاهُ سَمَّوَيْهُ۔

یعنی جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کی طرف سے حج کیا تو یہ اس کی طرف سے کافی ہوگا۔ اور خوشخبری دی جائے گی اس کی روح

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آسمان میں۔ اور اللہ کے ہاں اس کا شمار نیکوں میں ہو گا اگرچہ وہ والدین کا نافرمان ہی ہو۔ یعنی والدین کی نافرمانی کا جو گناہ اس کے ذمہ ہے وہ قدرے کم ہو جائے گا۔

فصل والدین کے عام حقوق کے بیان میں

جو حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہوتے ہیں وہ سب کے سب والدین کے لیئے بالاولیٰ ثابت ہیں

۱۔ جب ملاقات ہو سلام کرے۔ ۲۔ جب پکارے تو جواب دے۔ ۳۔ جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے۔ ۴۔ بیمار ہو تو عیادت کرے، ۵۔ فوت ہو جائے تو جنازے میں شرکت کرے۔ ۶۔ اگر اس پر قسم ڈالے تو اس کی قسم کو پورا کرے۔ ۷۔ نصیحت چاہے تو اس کو بہتر بات بتائے ۸۔ اس کی پیٹھ پیچھے اس کو برا نہ کہے۔ ۹۔ اس کے لیے وہ بات پسند کرے جو اپنے لیئے پسند کرتا ہے۔ ۱۰۔ اس کے حق میں وہ بات بری سمجھے جو اپنے حق میں بری سمجھتا ہے۔

یہ تمام امور احادیث و آثار میں آئے ہیں

۱۱۔ اپنے قول و فعل سے اس کو تکلیف نہ دے۔ ۱۲۔ عاجزی کرے تکبر نہ کرے۔ ۱۳۔ کسی کی دوسرے کے پاس چغلی نہ کرے۔ ۱۴۔ تین دن سے زیادہ ترکِ ملاقات نہ کرے۔ ۱۵۔ حتی الوسع احسان کرے۔ ۱۶۔ بغیر اجازت اس کے پاس نہ جائے۔ ۱۷۔ بوڑھوں کی عزت اور بچوں پر رحم کرے۔ ۱۸۔ سب کے ساتھ ہشاش بشاش نرم رہے۔ ۱۹۔ وعدہ پورا کرے۔ ۲۰۔ لوگوں کو نفس اپنے آپ سے لے۔ ۲۱۔ اس کی عزت و جان و مال کو ظالم سے بچائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر قدرت رکھتا ہو۔ ۲۲۔ اس کی قبر کی زیارت کرے۔ اور اس سے مقصود دعا، عبرت اور دل کا نرم کرنا ہو۔ لیکن زیارت کے لیے سفر نہ کرے کیونکہ یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں

میرے والدِ محترم نے حقوق العباد پر ایک رسالہ لکھا تھا اس میں انہوں والدین کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا ہے لہذا اس رسالہ کا خلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

قَالَ تَعَالیٰ : اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ۔

میرا اور اپنے والدین کا احسان مند رہ، میری طرف لوٹنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں کے ساتھ ذکر کیا ہے ان میں سے کوئی چیز بھی دوسری کے بغیر قابل قبول نہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت رسول کی اطاعت کے بغیر مقبول نہیں۔

۲۔ نماز بغیر زکوٰۃ کے مقبول نہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا شکر والدین کے شکر کے بغیر مقبول نہیں

پہلے امر کی دلیل یہ ہے کہ

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

(اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول کی)

امر دوم کی دلیل یہ ہے کہ

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔

(قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ)

امر سوم کی دلیل یہ ہے کہ

(اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ)

(میرا اور والدین کا شکریہ ادا کرو۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا شکر اس بات پر کہ اس نے ایک قطرہ آب سے انسان بنا کر بے حد انعام سے سرفراز فرمایا۔ ماں باپ کا شکر اس بات پر کہ انہوں بڑی محنت و مشقت سے پالا۔ اگر وہ توجہ نہ کرتے تو یہ ہلاک ہو جاتا۔ اسی لیے حقوق العباد میں سب سے زیادہ حق والدین کا ہے

تفسیر فتح القدیر میں لکھا ہے کہ

اللہ تعالیٰ احسان بالوالدین کو اپنی عبادت کے بعد ذکر کیا۔ اور کئی وجوہات کی بنا پر ان کے حق کو اپنے حق کے ہمراہ و ہمدوش ذکر فرمایا۔ ایک وجہ یہ کہ جس طرح والدین اولاد کی پرورش کا سبب ہیں اسی طرح اولاد کے وجود کا بھی سبب ہیں۔ اور ایجادِ الٰہی کے فیضان کا بھی ایک سبب ہیں۔ اور یہ مرتبہ سوائے ماں باپ کسی کو حاصل نہیں۔ اگر کوئی تعلیم و تربیت کا سبب بنتا ہے تو وہ وجود کا سبب نہیں ہوتا۔ اسی لیے کسی کا انعام، اللہ کے انعام کے بعد والدین کے انعام سے زیادہ نہیں۔ دوسری وجہ یہ کہ والدین کا انعام خدا کے انعام کے مشابہ ہے کیونکہ یہ اس انعام کے کسی قسم کا بدلہ یا شکر نہیں چاہتے برعکس اس انعام کے جو اور لوگ کرتے ہیں کیونکہ وہ انعام ضرور کسی طرح کی غرض اور مطلب سے آلودہ ہوتا ہے۔

تیسری وجہ یہ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر احسان کرتے ہوئے نہیں اکتاتے اگرچہ بندہ عاصی و گناہگار ہو اسی طرح والدین بھی اپنی اولاد پر شفقت و عطوفت کرنے سے نہیں اکتاتے اگرچہ اولاد ناخلف و نالائق ہو۔

چوتھی وجہ یہ کہ والدین اپنی اولاد کے حق میں ہر خوبی کی آرزو کرتے ہیں۔ بلکہ اس میں کمال درجہ کی ترقی چاہتے ہیں اور کسی خوبی پر حسد نہیں کرتے اور یہ خاصیت سوا والدین کے کسی میں نہیں ہوتی۔

پانچویں وجہ یہ کہ والدین کو واحد حقیقی کے ساتھ کمال مناسبت ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح مرتبہ خدائی میں سوائے ایک ذات واحد مقدس کے کسی اور کی گنجائش نہیں اسی طرح مرتبہ پدری و مادری میں سوائے ایک ماں باپ کے کوئی اور نہیں آسکتا۔ شیخ محمد شاہد قدس سرہ نے رسالہ قوت المحبین میں اس جگہ کی مناسبت سے بڑی خوب بات لکھی ہے۔

اِنَّ الْاِبْنَ یَسْتَنْکِفُ اَنْ یُنْسَبَ اِلٰی اَکْثَرَ مِنْ اَبٍ وَّاحِدٍ کَذٰلِکَ یَنْبَغِیْ لِلْعَبْدِ اَنْ یَسْتَنْکِفَ مِنْ اَنْ یُذْکَرَ اَکْثَرَ مِنْ رَبٍّ وَّاحِدٍ۔ انتھٰی۔

یعنی جس طرح بیٹے کو اس بات سے عار آتی ہے کہ وہ ایک باپ سے زیادہ کی طرف منسوب ہو اسی طرح بندے کو چاہیئے کہ ایک رب سے زیادہ کی طرف منسوب ہونے سے عار محسوس کرے۔

الغرض والدین کی تعظیم سب ادیان و شرائع میں واجب ہے تمام کتب سماوی تورات، انجیل، زبور اور فرقان میں یہی حکم ہے کہ والدین سے حسن سلوک کرو۔ ان کے حقوق، حرمات اور تعظیمات کا خیال رکھو۔ والدین کی محبت اولاد کے ساتھ ذاتی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بے عقل حیوانات میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر یہ محبت انسان میں نہ ہو تو پھر وہ حیوان سے بھی بدتر ہے بلکہ ماں باپ اگرچہ کافر یا فاسق فاجر ہوں تب بھی اولاد کو ان کے ساتھ لطف و احسان ہی کرنا چاہئے بلکہ لطف و احسان کرنا واجب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احسان بالوالدین کو قرآن و حدیث میں ایمان کی قید کے بغیر ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے مشرک والد کے ساتھ حسنِ سلوک سورہ مریم میں تشریح کے ساتھ مذکور ہے۔

اور جب حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے والد ابو عامر راہب کے قتل کی اجازت چاہی تو اجازت نہ ملی۔ والد کے کافر ہونے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل سے منع فرمایا۔ فقہاء کہتے ہیں کہ بیٹا اگر باپ کو قتل کرے گا تو قصاص میں قتل کیا جائے گا لیکن اگر والد بیٹے کو قتل کرے تو قصاص نہ ہو گا۔ گو آخرت کا معاملہ باقی رہے

اللہ تعالیٰ نے لفظ والدین میں ماں باپ دونوں کو شامل کیا ہے پھر لفظ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ الخ میں بالتخصیص ماں کا حق زیادہ بتایا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ماں کی خدمت کا حق والد کی خدمت سے زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ بعض اکابر علماء نے کہا ہے کہ ماں سے نیکی کرنا والد سے نیکی کرنے کی بہ نسبت چالیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے گذشتہ احادیث میں بھی ماں کا ذکر تین مرتبہ کیا ہے۔ پھر باپ کا۔ اس سے باشارۃ النص ماں کے حق کی زیادتی باپ کے حق پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس زیادتی کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مشقتِ حمل۔ ۲۔ محنتِ ولادت

۳۔ مصیبتِ رضاعت ۴۔ تکلیف تحمل بول و براز، وغیرہ

فقہاء کہتے ہیں کہ والدہ کا حق بہ نسبت والد کے زیادہ ہے اور احسان بالام احسان بالوالد کی بہ نسبت اوجب و موکد تر ہے۔

مسئلہ اگر ایسے حالات پیش آجائیں کہ ماں باپ دونوں کے حقوق بجالانا مشکل ہو اور والدین میں سے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی سے بیزار ہو تو ان حالات میں جن امور کا تعلق تعظیم و تکریم اور احترام سے ہو ان کو باپ لیئے بجالائے۔ اور خدمت و انعام میں ماں کے حقوق کو مقدم رکھے۔

مثلاً اگر گھر میں ماں باپ دونوں سامنے آئیں تو باپ کے لیے کھڑا ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر دونوں طالب مال ہوں تو پہلے ماں کو دے پھر باپ کو۔ یہ اس لیئے کہ ماں نے بہ نسبت باپ کے اس کی خدمت و محنت و بارکشی زیادہ کی ہے۔ اور عورت کا دل ضعیف ہوتا ہے وہ ذرا سی بات پر رنجیدہ و کشیدہ ہو جاتی ہے۔ سو ضعیف دل والے کو ستانا نہایت برا ہے ماں کا دل ہرگز نہیں توڑنا چاہیے اور نہ ہی اس کی طاعت و خدمت سے منہ موڑنا چاہیے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے سعادت مند کیا ہے وہ کیسے ہی عالی مرتبہ پر کیوں نہ ہو اور ہزار جاہ و جلال رکھتا ہو لیکن ماں کے سامنے نہایت خاکساری و عاجزی و خواری ہی سے پیش آتا ہے

گلستان سعدی میں لکھا ہے کہ ایک بار میں دورِ جہالت میں جوانی کے عالم میں ماں پر چلا کر بولا تھا وہ دل آزردہ ہو کر ایک کونے میں جا بیٹھی اور رو کر کہنے لگی کہ تو اپنی خستہ حالی کو بھول گیا ہے تبھی تو اس سختی سے پیش آتا ہے ؎

چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش ۔۔۔ چو دیدش پلنگ افگن و پیل تن

گر از عہد خردیت یاد آمدے ۔۔۔ کہ بیچارہ بودی در آغوش من

نکردی دریں روز بر من جفا ۔۔۔ کہ تو شیر مردی و من پیر زن

حدیث میں آیا ہے کہ

اِلْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا ۔

(ماں کی خدمت کو لازم پکڑ۔ بیشک جنت اس کے قدموں میں ہے)

یہ دلیل ہے اس بات پر کہ والدہ کی خدمت افضل عمل ہے کیونکہ جو شخص جہاد کا مشورہ لینے آیا تھا جس سے یہ کہا گیا تھا کہ تو ماں کے قدموں سے لگا رہ۔ گویا اولاد کو ہمیشہ ماں کے ساتھ خدمت و طاعت کا برتاؤ کرنا چاہیئے گویا اس کے قدموں کے نیچے پڑے ہیں۔

اور اگر کسی شخص کو کسی حال میں نہ چھوڑا جائے اور اس کے ساتھ کمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع وادب کے ساتھ رہا جائے تو کہا جاتا ہے کہ ہم تو آپ کے قدموں سے لگے ہوئے ہیں الحاصل والدین کی خدمت وطاعت ہر سعادت کا اصل اور ہر فضل کا وصل ہے۔

حکایت ابراہیم خواص کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کو یہ سعادت کیسے حاصل ہوئی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے۔ اور اس کی خدمت و طاعت بجالانے سے۔

حکایت حضرت عون بن عبد اللہ اپنی ماں کے ہمراہ ایک برتن میں کھانا نہ کھاتے۔ اس ڈر سے کہ ممکن ہے ماں نے کسی لقمہ کو کھانے کا ارادہ کیا ہو لیکن لاعلمی میں کہیں میں نہ کھالوں۔ اسی طرح کا واقعہ امام زین العابدین کے بارے میں بھی منقول ہے

حکایت حضرت عون بن عبد اللہ ہی کے بارے میں ہے کہ ان کو ایک مرتبہ ان کی ماں نے بلایا تھا تو انہوں نے بلند آواز سے جواب دیا تھا۔ بعد میں اپنی اس حرکت پر بڑے نادم ہوئے یہاں تک کہ اس بے ادبی کے کفارے کے طور پر ایک یا دو غلام آزاد کیے۔ ماں کی اطاعت وخدمت کے سلسلے میں اسلاف اسی طرح محتاط رہتے تھے۔ والدہ کی خدمت وطاعت کی بے شمار مثالیں اور واقعات ہیں لیکن جو شخص اللہ سے ڈرے اور قیامت پر ایمان لائے اس کی ہدایت کے لیے ایک دو واقعات ہی کافی ہیں۔

ع در خانہ اگر کس است یکحرف بس است

حکایت ایک شخص کی ماں نہ تھی لیکن خالہ بقید حیات تھی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ کے کفارہ کے لیے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی کر۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے تو ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے بالاولیٰ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

بعض آثار میں آیا ہے کہ ماں کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے کیونکہ ماں، باپ کی نسبت زیادہ رحیم ہے اور رحیم کی دعا مسترد نہیں ہوتی۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر ماں کی خوشنودی حاصل کی جائے تو اس کی دعا کو بھی اپنے حق میں مقبول سمجھا جائے اسی طرح اگر وہ ناراض ہو کر بددعا دے گی تو اس کی بددعا کو بھی اپنے حق میں مقبول سمجھا جائے۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے ماں کی بددعا سے بچا جائے حدیث میں ہے کہ

ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

(یعنی تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شبہ نہیں ۱۔ والدہ کی دعا۔ ۲۔ مسافر کی دعا، ۳۔ مظلوم کی دعا۔)

پھر اگر والدین اولاد کے ہاتھوں مظلوم ہیں تو ان کی بددعا کسی طرح بھی مسترد نہ ہوگی۔ بعض تابعین کا خیال ہے کہ جو شخص ہر روز ماں باپ کے لیے پانچ مرتبہ دعا کرے گا تو وہ کسی حد تک والدین کا حق ادا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے والدین کے شکریے کو اپنے شکریے کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر نماز پنجگانہ ہے۔ تو ہر نماز میں پانچ مرتبہ ان کے حق میں دعا کرنے سے ان کا شکر بھی ادا ہوگا۔ اس بارے میں یہ دعا منقول ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا وَاغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَقَاضِيُ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے منقول ہے کہ لمن تو الدا کے الفاظ وہ شخص استعمال کرے جس کے حقیقی بھائی ایک ہی ماں باپ سے ہوں ۔ اور اگر سوتیلے بھائی ہوں تو یوں کہے وَلِمَنْ تَوَالَدَ اَحَدُهُمَا ۔ لیکن مطلق اخوت بھی میرے نزدیک صحت مطلب کے لیے کافی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم زمانہ قدیم سے اکٹھے چلے آرہے ہیں ۔ اور والدین کے ساتھ احسان کی تاکید اگلی امتوں میں بھی تھی ۔ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

لَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ

(اگرچہ تجھے اہل و مال سے دستبردار ہونا پڑے والدین کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا) اس مقام پر فائز ہونا بڑے مردوں کا کام ہے کہ مال و جان جائے مگر ایمان نہ جائے ۔ اہل و عیال گھر سے دور ہوں مگر ماں باپ نہ رنجور ہوں ۔ یہی کمال درجے کی توحید اور ایمانداری ہے ۔ اور یہی انتہائی درجہ کی استقامت و وفاداری ہے ۔

حضرت ابراہیم زن اسمٰعیل علیہما السلام سے فرما گئے تھے کہ جب تیرا شوہر آئے تو اس سے میرا سلام کہنا اور یہ پیغام دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کرے ۔ کیونکہ یہ لائق نہیں ۔ اس پر حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی ۔ اسی طرح حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ کی شکایت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اپنی بیوی کو چھوڑ دیا تھا۔ سعادتمند اولاد ایسی ہی ہوتی ہے کہ بیوی جیسی محبوب چیز پر بھی والدین کی رضامندی کو مقدم خیال کرتی ہے۔ آج وہ وقت آگیا ہے کہ نافرمان اولاد اپنی بیوی کے کہنے پر والدین کو چھوڑ دیتی ہے ایسے ہی آدمی کو "رن مرید" کہتے ہیں۔ یہ حرکت بے برکت قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ

أَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ

یعنی (قربِ قیامت کی یہ نشانی ہے) کہ آدمی اپنی بیوی کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا اور والدین کی نافرمانی کرے گا۔

وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ۔

یعنی دوست و احباب کو اپنے پاس بٹھائے گا اور والدین کو دور ہٹائے گا لیکن ماں باپ کے حکم سے اہل وعیال کا ترک اور طلاقِ زوجہ اس وقت ہے جب کوئی دینی یا دنیاوی مصلحت پیشِ نظر ہو۔ محض ذاتی مخالفت یا شرارت کے لیے ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ الغرض والدین کے حقوق کی ادائیگی کیلئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ ماں باپ کو دل سے دوست رکھے کیونکہ اصل چیز محبت ہی ہے۔

۲۔ گفتار و رفتار میں، نشست و برخاست میں ان کا ادب و احترام ملحوظِ خاطر رکھے۔ چلنے میں ان سے پیش قدمی نہ کرے۔ بات کرے تو ان کا نام لیکر نہ پکارے جھڑک کر نہ بولے۔ چلا کر جواب نہ دے۔

۳۔ اپنے مال و سامان و اسباب کو اگرچہ وہ قیمتی ہو ماں باپ سے بچا کر نہ رکھے کیونکہ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ۔ (تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر دلیل ہے۔

۴۔ جس خدمت کی طاقت و قدرت ہو اس کے بجا لانے سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ ع

از جاں چہ عزیز است بگو آں بتو بخشم

۵۔ ان کی وصیت اگر خلاف شرع نہ ہو تو ان کی موت کے بعد اس کو پورا کرے
فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ط

(جس شخص نے وصیت سن لینے کے بعد اس کو بدل دیا تو اس کا گناہ بدلنے والوں پر ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے)

۶۔ والدین کو صدقہ و زیارت سے یاد رکھے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں یکایک ناگہاں فوت ہو گئی۔ اگر اسے کچھ مہلت ملتی تو وہ صدقہ و خیرات کرتی یا وصیت کر جاتی فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ (یعنی اگر میں ماں کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کو ثواب پہنچے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کیا
اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ صَدَقَةٍ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا
وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

(یعنی ام سعد فوت ہو گئی ہیں تو کونسا صدقہ زیادہ بہتر ہوگا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ پانی۔ تو حضرت سعد نے کنواں کھودا اور کہا کہ یہ ام سعد کیلئے ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعۃ الاسلام میں ہے کہ آدمی جو بھی صدقہ وخیرات کرے اس میں اپنے والدین کی نیت کرلے تو اس سے ثواب کم نہیں ہوتا۔ بلکہ دونوں کو برابر ثواب ملتا ہے۔

حکایت بعض اکابر کے بارے میں منقول ہے کہ راستہ میں چلتے ہوئے اگر کوئی پتھر پڑا ہوا ملتا تو اس کو اٹھا کر راستہ کی داہنی طرف پھینکتے اور باپ کی نیت کرتے۔ اور ایک پتھر بائیں طرف پھینکتے اور ماں کی نیت کرتے۔ اور بعض غصہ کو بارادۂ احسان بالوالدین پی جاتے۔

ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کو والدین کی قبر کی زیارت کرنی چاہیئے لیکن اس روایت کی سند میں ضعف ہے۔ اور زیارت کی شرط یہ ہے کہ قبر خواہ ماں باپ کی ہو یا کوئی اور۔ قبر کو ہاتھ سے نہ چھوئے۔ نہ اس کو بوسہ دے نہ اس کے سامنے جھکے۔ نہ مٹی پر منہ رکھے کیونکہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے۔ اور قبر کے آس پاس نہ گھومے۔

شیخ عبدالحق دہلوی حنفی نے جامع البرکات میں لکھا ہے کہ قبر کو بوسہ دینا، سجدہ کرنا اور اس پر کلہ ودستار رکھنا بالاتفاق بلاشک وشبہ حرام اور ممنوع ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ والدین کی قبر کو بوسہ دینا جائز ہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں

میں کہتا ہوں کہ ماں باپ کی قبر کو چھونا، بوسہ دینا، اور اس پر جھکنا حرام ہے اور سجدہ کرنا صریح کفر ہے۔ خواہ وہ قبر پیغمبر ہی کی کیوں نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اپنے لیے سجدہ جائز نہیں رکھا تو مرنے کے بعد کس طرح کسی کے لیئے جائز ہو سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ ماں باپ کے رشتہ داروں اور ان کے دوست و احباب سے وہی سلوک کرے جو وہ ان کے ساتھ کرتے تھے۔ کیونکہ والدین کے رشتہ داروں اور عزیز و اقارب سے حسن سلوک سے پیش آنا گویا کہ احسان بالوالدین ہی کو درجہ کمال تک پہنچاتا ہے۔ اور یہ حدیث سے ثابت ہے۔

۸۔ ماں باپ کے لیے ہمیشہ دعا و استغفار کرے حدیث میں آیا ہے کہ

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

یعنی ماں باپ کی زندگی میں اگر کسی طرح کی خطا و تقصیر ہو گئی ہو گی تو اس دعا کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ والدین کو اس سے راضی کرا دیں گے۔

دوسری روایت اس طرح ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِي هٰذِهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

(یعنی کسی نیک آدمی کا جنت میں درجہ بلند ہوتا ہے تو وہ حیرانگی سے پوچھتا ہے یا اللہ! یہ کیسے ہوا تو اللہ فرمائیں گے کہ تیرے بیٹے کے تیرے حق میں دعا و استغفار کی وجہ سے) ہاں اگر کسی کے والدین کافر یا مشرک ہوں تو ان کے لیے دعا و استغفار قطعاً مفید نہیں ہو گا۔ کیونکہ مشرک و کافر کی بخشش نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

یعنی جب ان کا مرنا حالت کفر و شرک میں معلوم ہو چکا تو اب ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے استغفار کرنا منع ہے

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے حق میں استغفار اس وقت تھا جب تک انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے۔ جب معلوم ہوگیا استغفار سے باز آگئے۔

اسی طرح صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اپنی ماں کے لیئے استغفار و زیارت کی اجازت چاہی تو زیارت کی اجازت ملی لیکن استغفار کی اجازت نہ ملی مشرک والدین کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ گناہ اور چیز ہے اس کے لیے استغفار ہوسکتا ہے لیکن شرک اور چیز ہے (اس کے لیے استغفار نہیں ہوسکتا)۔

جو شخص تعزیہ بناتا ہو، پیر پرست اور گور پرست ہو یا دوسری کفریہ رسومات میں مبتلا ہو اور اسی حالت میں مجائے تو اس کے لیئے بھی توبہ و استغفار نہ کرے۔ گرچہ وہ باپ ہو یا دادا، یا ماں یا نانی یا کوئی اور رشتہ دار ہو۔

۹۔ اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو اپنا باپ نہ بنائے جو نسب باپ کا ہو وہی بتلائے دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرے۔ یہ بھی ماں باپ کی نافرمانی میں داخل ہے۔ سید ہو یا شیخ، مغل ہو یا پٹھان، حلال کا ہو یا حرام کا۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

جس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے حقیقی والد کے علاوہ کسی اور کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منسوب کیا اس پر جنت حرام ہو گئی ۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے

لَا تَرْغَبُوا عَنْ اٰبَاءِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ

اپنے باپ سے انکار اور غیر کو اپنا باپ ٹھہرانا کفر ہے ۔ اسی لیے جنت اس پر حرام ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ جنت میں کوئی کافر نہیں جا سکتا ۔

جو باپ کی ذات ہو اور جس کے نطفے سے ہو حرام ہو یا حلال وہی اپنی ذات بتائے ۔ ایسا نہ ہو کہ باپ کو حقیر ذات کا سمجھ کر اپنے آپ کو بہتر ذات کا ٹھہرا لے کیونکہ ایسا کرنا کفر ہے ۔ آج کے دور میں اسلام غریب ہو گیا ہے صحیح مسلمان اس دار فانی سے رخصت ہو چکے ہیں ۔ اور کذب و نفاق کا ہر طرف ڈنکا بجتا ہے اکثر جہلا ، جو کہ پیٹ کے بندے ہیں ۔ دنیا کمانے یا عزت حاصل کرنے کے لیے اپنا صحیح نسب چھپاتے ہیں ۔ اور اپنی ذات و صفات کچھ کی کچھ بتاتے ہیں حرام زادے ہیں مگر حلال زادے کہلواتے ہیں ۔ قوم کے حقیر ہوتے ہیں مگر بھیک مانگنے کیلیے شیخ یا سید بن جاتے ہیں ۔ اصل میں کسی غلام کی اولاد ہوتے ہیں لیکن کہتے ہیں ہم کسی آزاد شریف آدمی کی اولاد ہیں ۔ چنانچہ ایسے آدمی کو محروم الجنت اور اس کے فعل کو کفر کہا گیا ہے ۔ اس سے زیادہ بدبختی ، بدنصیبی اور سزا اور کیا ہو سکتی ہے ۔

١٠ ۔ والدین کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد راہ راست پر قائم رہے ۔ اور کتاب و سنت کے مطابق نیک اعمال کرنے کی کوشش کرے ، بدعت و فسق و فجور سے اپنے آپ کو بچائے ۔ لہٰذا ہر اولاد کی نیکی اولاد ہی کیلیے معلوم ہوتی ہیں لیکن درحقیقت اولاد کی نیکیوں میں والدین بھی اجر و ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے ۔

اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، اَلْحَدِیْث، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ۔

(یعنی مرنے کے بعد بھی آدمی کو جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ علم ہے جو اس نے پڑھایا اور نیک اولاد ہے۔)

اولاد سے جو نیک عمل بھی ہوتا ہے وہ گویا ماں باپ ہی کا عمل ہے۔ کہ خود توفوت ہو گیا مگر عمل زندہ ہے۔ وہ آدمی نہایت خوش بخت و خوش قسمت ہے جو خود تو ذرت ہو جائے مگر اس کا نیک عمل زندہ رہے

فائدہ

اہل علم کہتے ہیں کہ احسان کے تین طریقے ہیں

۱۔ ہر قسم کی تکلیف سے گریز کرے خواہ وہ تکلیف قولی ہو یا فعلی ہو۔ اگر وہ باز نہیں آتا تو یہ والدین کی نافرمانی ہے۔

۲۔ بدن اور مال سے خدمت والدین بجالائے بشرطیکہ اولاد خدمت کی طاقت رکھتی ہو اور والدین کو خدمت کی ضرورت ہو۔

۳۔ جب بھی وہ بلائیں ان کی آواز پر لبیک کہے۔ بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو۔ اگر عبادت نفلی ہے تو ان کی آواز پر ترک کرے کیونکہ اطاعتِ والدین نوافل پر مقدم ہے۔ اطاعتِ والدین، عین اطاعتِ خدا و رسول ہے کیونکہ انہیں کے حکم سے وہ یہ حکم بجا لایا ہے۔ اسی لیے بعض آثار میں ہے کہ نفلی نماز، روزہ، حج، عمرہ اور جہاد سے خدمتِ والدین افضل ہے۔ ہاں اگر کسی کام سے شرک لازم آتا ہو یا اللہ کی معصیت ہو تو والدین کی طاعت نہ کرے۔ اسی طرح ترک فرائض اور واجباتِ شرعی میں ان کے حکم کی نافرمانی نص کتاب و سنت سے ثابت ہے اسی طرح سنن موکدہ کے ترک میں بھی والدین کی اطاعت ضروری نہیں۔ ہاں اگر ایک دو مرتبہ سنت موکدہ کو ان کی خاطر ترک کر دیئے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ

(اے ایمان والو! اپنے والدین اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیتے ہوں)

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کسی کے باپ بھائی ایمان کی راہ چھوڑ کر کفر کی راہ پر چلیں تو ان سے دوستی نہ رکھو۔ اس لیے کہ وہ اللہ کے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے برادری و رشتہ داری کا ترک کرنا ایمان کی علامت ہے اور باپ بھائیوں کو باوجود نماز روزہ حج زکوٰۃ کے ترک کرنے کے دوست رکھنا اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی علامت ہے۔ کیونکہ ان فرائض کا عمداً ترک کرنا کفر ہے پس باوجود اس کے ان کے ساتھ محبت رکھنے میں رضا بالکفر لازم آتی ہے اور رضا بالکفر شرعاً کفر ہے اس مسئلہ میں اکثر مخلوق سے کوتاہی ہوتی ہے۔ اور دوسروں کی دنیا کے پیچھے اپنا ایمان کھو بیٹھتی ہے اِنّا لِلّٰہِ۔ www.KitaboSunnat.com

خدا پرستی اور دینداری کا مقام یہ ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے باوجود تمام آداب کے جب اپنے باپ کو اللہ تعالیٰ کا دشمن دیکھا تو اس کی دوستی سے صاف انکار کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان لوگوں کے غیر مومن ہونے کا صاف حکم فرمایا ہے جو اللہ و رسول کے مخالفین سے دوستی رکھتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کا دوست نہیں پائے گا خواہ وہ باپ ، بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہی کیوں نہ ہوں ۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو کوئی خدا اور رسول کے دشمن کو اپنا دوست ٹھہرائے گا خواہ بھائی ، باپ ہو تو وہ مومن نہیں ۔ کیونکہ ایمان کی موجودگی میں غیر مومن سے تعلق کا کوئی تک نہیں ۔ ایمان کی بنیاد صحیح حدیث کی روشنی میں یہی ہے کہ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ ۔ (اللہ کے لیے محبت ، اور اللہ کیلئے نفرت)

مسئلہ کتاب "نصاب الاحتساب" میں ہے کہ والدین کے حقوق کی بنا ء پر امر بالمعروف نہی عن المنکر ساقط نہیں ہوتا ۔ کیونکہ اس کا حکم وضاحت کے ساتھ آیا ہے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کو وعظ و نصیحت کرنا قرآن مجید میں کئی آیات میں مذکور ہے ۔

یَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا

(اے ابا جان ! جو دیکھتا نہیں ، جو سنتا نہیں اور آپ کو کوئی نفع نہیں دے سکتا آپ اس کی عبادت کیوں کرتے ہیں ۔) قَالَ تَعَالیٰ

یَا اَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَالَمْ یَأْتِکَ فَاتَّبِعْنِیْ اَھْدِکَ صِرَاطًا سَوِیًّا

(اے ابا جان ! میرے پاس وہ علم ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے آپ میرے پیچھے چلیں میں آپ کو راہ راست پر چلاؤں گا ۔) قَالَ تَعَالیٰ

یَا اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطَانَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا

(اے ابا جان ! شیطان کی پرستش نہ کرو کیونکہ وہ رحمٰن کا نافرمان ہے)

اس کے علاوہ اور بھی کئی آیات ہیں ۔

الغرض جس کسی مسلمان کے والدین ایماندار نہ ہوں یعنی کافر ہوں ۔ ان کو ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تبلیغ کرنا اور گمراہی سے روکنا اولاد پر واجب ہے۔ اگر وہ نہ مانیں تو ان سے کنارہ کش ہو جائے۔ اور اگر ان کا نام گمراہ رکھے تو درست ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے حق میں کہا تھا کہ

وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۔

(میرے والد کو معاف کر دے بیشک وہ گمراہوں سے ہے۔)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گمراہ کہا۔

مَاتَ عَمُّكَ الضَّالُّ (آپکا گمراہ چچا فوت ہو گیا)

سید علی ہمدانی رح نے "ذخیرۃ الملوک" میں لکھا ہے کہ احتساب کے پانچ درجے ہیں۔ ۱۔ تعریف۔ ۲۔ وعظ و نصیحت۔ ۳۔ فعل بد سے روکنا۔ ۴۔ سختی اور درشتی۔ ۵۔ مارپیٹ۔ سو مرتبہ اول اور دوم والدین کے حق میں درست ہیں اور چہارم و پنجم درست نہیں۔ رہا مرتبہ سوم۔ جیسے شراب بہا دینا۔ آلاتِ لہو ولعب کو توڑ دینا۔ ریشمی کپڑا بدن پر سے اتار لینا۔ غصب کا مال اگر گھر میں ہو تو نکال کر مستحق کو دینا یہ سب کچھ والدین کے حق میں اولاد کے لیے جائز ہے۔ اگرچہ وہ ان باتوں سے ناراض ہوں۔ یہ اس لیے کہ اسلام کے حق کی ادائیگی تمام حقوق پر مقدم ہے۔ ان کاموں کے کرنے سے اولاد نافرمان نہ ٹھہرے گی اور والدین کے لیے اولاد کے حق میں احتساب کے پانچوں درجے درست ہیں۔

فصل والدین پر اولاد کے حقوق کے بیان میں

جو والدین اولاد کے حقوق ادا کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو دنیا و آخرت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنے سے بچاتے ہیں۔ اور جو غفلت کرتے ہیں ان کے حق میں ان کی اولاد فتنہ بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

یعنی اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور اولاد تمہاری دشمن ہے تم ان سے بچتے رہو۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ بعض اوقات بیوی یا بچے کو اپنے خاوند و باپ سے دشمنی ہوتی ہے تو ایسے بیوی بچوں سے مومن کو بچنا چاہیئے۔ قَالَ تَعَالٰی اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔

یعنی تمہارے مال و تمہاری اولاد فتنہ ہے۔

یہ اس لیے کہ اکثر لوگ بیوی بچوں کی وجہ سے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں کوئی اپنے عیش و عشرت کیلئے مال حرام کماتا ہے کوئی اولاد کے لیئے شرک و بدعت اور کفر و معصیت کا ارتکاب کرتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ انسان کو مال و اولاد دے کر آزماتا ہے اگر وہ انکی عداوت و فتنہ سے بچ کر نیک راہ پر رہا اور ان کو راہِ خدا پر لگایا۔ تو اس نے دنیا و آخرت کی خوبی حاصل کرلی۔ ورنہ وہ دونوں جہانوں سے گیا۔

حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ۔ اس نے عرض کیا کہ میرے والدین نہیں ہیں فرمایا اولاد کے ساتھ

كَمَا اَنَّ لِوَالِدَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَكَذٰلِكَ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

(یعنی جس طرح تیرے والدین کا تجھ پر حق ہے اسی طرح تیری اولاد کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تجھ پر حق ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اولاد کی تربیت اور ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گا اس سے مؤاخذہ ہو گا۔ کیونکہ جو بھی کسی کا حق ضائع کریگا اس سے یقیناً باز پرس ہو گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اپنی جان پر خرچ کرو۔ عرض کیا ایک اور ہے فرمایا اپنی اولاد پر صرف کرو۔ عرض کیا ایک اور ہے فرمایا اپنے اہل پر خرچ کرو۔ عرض کیا ایک اور ہے فرمایا اَنْتَ اَعْلَمُ (تو بہتر جانتا ہے) رواہ ابوداؤد والنسائی۔ یہ حدیث نان ونفقہ کے بیان میں اصل ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو طاقت ہو وہ اپنی اولاد پر خرچ کرے۔ اور غیر پر اولاد کو ترجیح دے۔ اول خویش بعد درویش۔

چنانچہ پہلا حق والدین پر نان ونفقہ ہے یہاں تک کہ اولاد کمائی کے قابل ہو جائے دوسرا حق یہ ہے کہ ان کو بنظر شفقت و رحمت دیکھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں اور بوسہ لیتے ہیں کہنے لگا میں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

یعنی اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت اٹھالی ہے تو میں کیا کروں۔

۳۔ جب بچہ پیدا ہو تو خوش ہو کیونکہ دنیا میں نور ہے اور آخرت میں سرور اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اور زیادہ خوشی کرے۔ تاکہ رسمِ جاہلیت کی مخالفت ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ لڑکی کے پیدا ہونے سے عار محسوس کرتے اور بیزار ہوتے تھے۔ قَالَ تَعَالیٰ
يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ
یعنی جس کو چاہتا ہے بچیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بچے دیتا ہے۔
یہاں بچی کی ولادت کو بچے کی ولادت پر مقدم کیا ہے اس لیے کہ بچی کی ولادت سے کثرتِ نسل، ماں کی دلی مسرت اور خانہ آبادی زیادہ ہوتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ برکت اس میں ہے کہ عورت پہلے بچیاں جنے۔ یعنی پہلے لڑکی پیدا ہو۔ اگرچہ بچہ و بچی دونوں خدا کا عطیہ ہیں۔ پھر کسی کو نر اور مادہ دونوں دیتا ہے اور کسی کو بانجھ رکھتا ہے۔ اسی حکمت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کو بیٹیاں دی تھیں بیٹا نہ دیا تھا۔ جیسے حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہما السلام۔ اور بعض کو صرف بچے ہی عطا فرمائے تھے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ اور بعض کو بچے اور بچیاں دونوں دیئے جیسے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگرچہ آپ کی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی۔ اور کسی کو بالکل ہی محروم رکھا جیسے حضرت یحییٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام۔ کہ ان کی قطعاً اولاد نہ تھی۔ چنانچہ جو نادان یہ چاہے کہ لڑکیاں پیدا نہ ہوں تو گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا ویران ہو جائے۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ
لَوْ اَطَاعَ اللّٰهُ النَّاسَ فِي النَّاسِ لَمْ يَكُنِ النَّاسُ
یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے حق میں ان کی ہی بات مانتا تو آج دنیا خالی ہوتی کیونکہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ بیٹا ہو بیٹی نہ ہو۔ اگر اسی طرح ہوتا تو نسل انسانی ختم ہو جاتی۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اس کو قتل نہ کرے۔ اور نہ اس کو ذلیل و رسوا رکھے نہ بیٹوں کو اس پر ترجیح دے۔ تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کریگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب جہلا میں یہ رسم تھی کہ اگر بیٹی پیدا ہوتی تو اس کو زندہ دفن کر دیتے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ۔

یعنی جب زندہ دفن کی گئی سے سوال کیا جائے گا کہ وہ کس گناہ کی وجہ سے قتل کی گئی۔

اس سوال میں قاتل پر بڑا غیض و غضب ہے کہ غصہ و غضب کی وجہ سے قاتل سے سوال نہیں کیا گیا بلکہ مقتولہ سے سوال کیا گیا۔ ان کا قتل کرنا کئی وجہ سے تھا۔ کچھ لوگ فقر و فاقہ کی وجہ سے قتل کر دیتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ اس شادی بیاہ پر بہت خرچ کرنا پڑے گا اور اتنا سرمایہ ہم کہاں سے لائیں گے۔ بعض ننگ و عار کی وجہ سے قتل کرتے تھے کہ ہم کسی کے خسر بنیں گے اور دامادی کا تعلق قائم ہوگا۔ اور داماد کا سارا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔ اور اکثر داماد نالائق، ناحق شناس، احسان فراموش، کافر نعمت، حرام خور اور بے غیرت ہوتے ہیں اس لیے جا بجا قرآن نے اس فعل بد کی مذمت فرمائی۔ اور اس کام سے منع فرمایا۔ اس کے علاوہ سب سے قریب اولاد ہوتی ہے اس میں قطع رحم بھی ہے جو کہ کبیرہ گناہ ہے اور ایک بڑا ظلم و ستم ہے اس غریب جان پر جس کا کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ کی تخلیق پر ناخوش ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ قضاء و تقدیر کو مکروہ خیال کرنا ہے۔ اور فعل الٰہی کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نو ماہ میں بنایا اور اس نے اس کو لمحہ بھر میں ضائع کر دیا۔ اور اللہ کی رزاقی و کارسازی پر بے اعتمادی ہے۔ کہ ہم اس کا خرچ کہاں سے لائیں گے۔ یہ خیال نہ کیا کہ اس کا رزق ہم پر نہیں بلکہ جس نے اس کو پیدا کیا وہ اس کا رزاق بھی ہے۔ اور بخیل اس قدر کہ اپنی جان پر اپنی چیز کو خرچ کرنا جائز نہیں سمجھتا۔ اس لیے کہ اولاد والدین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان ہوتی ہے۔ اگر سعادت مند ہے۔ اور ایسی چیز کی جڑ کاٹنا ہے جو کہ تمام بنی آدم کی جڑ ہے اور اس کے نسل کی بقا ممکن نہیں۔ اور عار محسوس کرنا ہے ایسے کام سے جسکی بدولت سب باپ بلکہ خود آپ پیدا ہوئے ہیں الغرض اس قسم کی بہت سی قباحات اس فعل بد میں موجود ہیں۔

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ جس امت میں ہم ہیں اس میں یہ فعل بد ایک دوسری شکل سے نمودار ہوا ہے۔ کیونکہ شیطان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب لوگ کسی کام کو شریعت کی روک ٹوک و سرزنش یا فہم و تدبر کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں تو وہ لعین اسی کام کو اور صورت سے ان کی نظروں میں اچھا کر دکھاتا ہے تاکہ اس کا اصل مقصد فوت نہ ہونے پائے۔ کیونکہ اصل مقصد کام سے ہے وہ کسی شکل و صورت میں کیوں نہ ہو۔

وہ صورت جو اس امت میں رائج ہے وہ یہ ہے کہ لونڈوں اور نچلے طبقے کی عورتوں کا حمل جس سے تنگ و عار لاحق ہوتی ہے بچہ پیدا ہونے سے قبل، بلکہ اس کے بدن میں روح پڑ جانے کے بعد، جس کی مدت تقریباً چار ماہ ہوتی ہے۔ گرا دیتے ہیں اور اس کو شرافت و عزت کے عین مطابق سمجھتے ہیں۔ اور بڑے فخر سے اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں اور قتل ناحق اور فساد عرض ہونے میں بال برابر بھی فرق نہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ شرافت نہیں بلکہ شر و آفت ہے ہندوستان میں اب بھی ایسے جاہل گنوار نام کے مسلمان بہت ہیں جو کہ اس رسم میں راجپوتوں کے مقلد ہیں فتح العزیز میں ہے کہ

فقہی حکم اس مسئلہ میں یہ ہے کہ جس کسی کے ہاتھ سے اس کی اولاد براہِ خطا ضائع ہو جائے۔ جیسے چار ماہ کا حمل ساقط ہو جائے یا مقدار سے زیادہ افیون کسی کو کھلا دے یا لبِ بام (منڈھیر، بنیرا) پر بچے کو لیکر کھیلے اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ سے گر کر مر جائے تو اس صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ قیس بن عاصم تمیمی نے عرض کیا کہ اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے جب میں کافر تھا میں نے آٹھ لڑکیوں کو زندہ دفن کیا۔ آپ کے ارشاد فرمایا کہ ہر ہر لڑکی کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کر۔ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس اونٹ ہیں غلام نہیں ہیں۔ فرمایا کہ ہر لڑکی کے عوض ایک اونٹ ہی اللہ کے راستے میں د
الغرض لڑکیوں کا مار ڈالنا خواہ کسی طریق سے ہو یا ان کے پیدا ہونے سے ناخوش ہونا۔ کافروں کا طریق ہے مسلمانوں کو تو چاہیے کہ یہ ان سے حسن سلوک کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میں نے اس کو ایک خرما دیا اس نے خرما آدھا آدھا دونوں میں بانٹ دیا۔ خود کچھ نہ کھایا۔ میں نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا

مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

(یعنی جو شخص بچیوں کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ لڑکیاں اس کے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہوں گی۔)

اور حضرت انس سے روایت ہے کہ

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى بَلَغَتَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یعنی جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش کی۔ یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچیں میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح ہوں گے پھر ملایا آپ نے اپنی انگلیوں کو یعنی اس کا حشر میرے ساتھ ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جس نے تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کی اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوا پھر ان کو ادب سکھایا اور ہمدردی کی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو مستغنی کر دے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کر دیتا ہے۔ یہی حکم ایک اور دو لڑکیوں کے بارے میں ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ

اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃٌ اِلَیْکَ مَا لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ رواہ ابن ماجۃ

یعنی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو اپنی اس بیٹی کے ساتھ نیکی کرے جو واپس تیرے گھر لوٹ آئی ہے۔ اور تیرے سوا اس کا کوئی کمانے والا نہیں ہے۔ یعنی اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی ہو۔ یا وہ مر گیا ہو اور اس کا والدین کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو جہاں وہ پناہ لے سکے۔

بچے کا والدین پر پہلا حق یہ ہے کہ جب وہ پیدا ہو تو اس کی ناف کاٹے اس کو نہلائے اس کو پاک صاف کرے۔ پھر اس دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے۔ تاکہ دنیا میں پہلی آواز جو اس کے کانوں میں پڑے وہ توحید و اسلام کی ہو۔ اس سے بچوں کو ام الصبیان بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت حسن بن علی پیدا ہوئے تو ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ نے ان کے کان میں اذان کہی۔

۲۔ ماں اپنے بچے کو دودھ پلائے خواہ ایک بار ہی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو اولاد کے حقوق والدین پر ذکر کیے ہیں ان میں ایک حق دودھ پلانا بھی ہے جو ماں اپنے بچے کو دودھ نہیں پلائے گی تو اس کا ایک تہائی حق کم ہو جائے گا۔ اور بچے کے رونے سے تنگ نہ ہو یہ رونا اس کے حق میں ذکر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اچھا سا نام رکھے جس میں اللہ کا بندہ اور غلام ہونے کا معنی ہو۔ جتنے اللہ کے نام ہیں ان کے شروع میں لفظ عبد لگانے سے یہ معنی حاصل ہو جاتا ہے یا پیغمبروں کے نام کے ساتھ نام رکھے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ۔

(انبیاء علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ نام رکھو۔)

اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ اور جس نام سے غیر کا بندہ ہونے کا معنی نکلتا ہو وہ نام شرکیہ ہوتا ہے جیسے عبدالنبی یا عبدالرسول یا عبدالکعبہ وغیرہ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے آیت کریمہ

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ

(جب ان کو اللہ تعالیٰ نے نیک بچہ عطا کیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے شرک کرنا شروع کر دیا)

اس آیت میں انہوں نے شرک کی ایک قسم شرک فی التسمیہ (نام رکھنے میں شرک) ذکر کی ہے۔ جیسی طرح ہمارے زمانے میں لوگ غلام فلاں، عبد فلاں نام رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ غلام بمعنی فرزند اور طفل بھی آتا ہے لیکن ہندوستان و پاکستان میں اس لفظ کو معنی عبد و مملوک استعمال کرتے ہیں اس لیے ایسا نام شرک فی التسمیہ میں داخل ہے۔ جہاں شرک کا گمان پیدا ہو سکتا ہو اس سے بچنا ضروری ہے۔ تاویل کی ضرورت نہیں۔ دین میں زیادہ بگاڑ اسی تاویل کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سچا نام حارث و ہمام ہے۔ اور بہت برا نام حرب و مرّہ اور بہت خوار نام شہنشاہ۔ ملوک و امراء، رؤساء و سلاطین کے نام غالباً ایسے ہوتے ہیں جو شرعاً حرام یا سوء ادب یا کفر یا شرک ٹھہرتے ہیں۔

ایک وبال اسلام پر ان ناموں کے سبب بھی آیا اور آخرت کا شدید مؤاخذہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ۔

الغرض جب نام رکھے تو اچھا نام رکھے۔ جو نام برا ہو اس کو بدل دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام جمیلہ اور اخرم کا نام زرعہ اور حزن کا نام سہل اور حرب کا نام سلم اور مضطجع کا نام منبعث رکھا تھا۔ اور جو بچہ ناتمام پیدا ہو مگر زندگی کے آثار موجود ہوں اس کا بھی نام رکھنا چاہیئے۔

۴۔ پیدائش سے ساتویں دن بچے کا عقیقہ کرے۔ بیٹا ہو تو دو بکریاں، بیٹی ہو تو ایک بکری ذبح کرے۔ اور سر منڈوائے اور نام رکھے۔ حدیث میں ہے۔

كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهِنٌ بِعَقِيقَتِهٖ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ جب تک عقیقہ نہ ہوگا تب تک بچہ ماں باپ کی سفارش نہ کر سکے گا۔ یعنی اگر بچپن میں بے عقیقہ مر گیا تو وہ والدین کی سفارش نہ کرے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ خیرات، سلامتِ آفات اور زیادت نشو و نما سے محروم رہتا ہے۔ پھر سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرے۔ اور شکر یا کھجور چبا کر یا شہد اس کے تالو میں مل دے۔ اس کو تحنیک کہتے ہیں۔ اور بالوں کو زمین میں دفن کر دے۔ عقیقے کا گوشت ماں باپ دادا دادی کے لیئے کھانا بھی درست ہے۔

۵۔ ساتویں دن یا اس کے بعد ختنہ کرے۔ سات سال سے زیادہ دیر ختنہ کے لیئے درست نہیں۔ ختنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور اس میں یہودیوں کی مخالفت ہے۔ یہ ختنہ کرنا شرعاً واجب ہے۔ حدیث میں عورتوں کے ختنہ کا ذکر بھی آیا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ رنگ تر و تازہ ہوتا ہے شہوت سست پڑتی ہے۔ جماع میں لذت زیادہ آتی ہے۔ شوہر بیوی کو پسند کرتا ہے لیکن عورت کا ختنہ واجب نہیں۔ اور ختنہ کے وقت بچوں کو نشہ آور چیز کھلانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست نہیں۔ بلکہ حرام ہے اور اس حکم میں مرد عورت جوان بوڑھے سب برابر شریک ہیں۔

۶۔ اولاد کو صحبتِ بد سے بچائے تاکہ برے افعال اور بدکردار سے محفوظ رہ سکے۔ اور خلاف شرع کاموں سے روکے۔ اور زیادہ ناز و نخرہ اور آرائش و زیبائش سے منع کرے۔ اچھے اخلاق، اچھی عادات، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کے سیکھنے میں مصروف رکھے۔ پھر کلمہ طیبہ یاد کرائے، پھر اللہ تعالیٰ کے نام اور قرآن پڑھائے۔

۷۔ بے نماز، بے نکاح، حرام خور، بدخو، بدکار، بدخلق عورت کا دودھ نہ پلائے۔ کیونکہ دودھ کا اثر بچے میں ضرور آتا ہے۔ لیکن اس دور میں ان تمام عیوب سے مبرّا عورت کا ملنا مشکل ہو گیا ہے۔

۸۔ جب بچہ کھانا کھانے کے قابل ہو تو اس کو لقمہ حرام سے بچائے۔ جو بچہ حرام دودھ اور حرام غذا سے پرورش پاتا ہے تو اس حرام کی خباثت و ظلمت ضرور اس کے دل کو سیاہ و تاریک کر دیتی ہے۔ پھر وہ جوان ہو کر فاسق و فاجر بن جاتا ہے۔ اور شہوت و فساد کا گرویدہ و غلام بن جاتا ہے

۹۔ ماں باپ اور استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچے کو کھانے پینے، پہننے، سونے کے آداب سکھائیں۔ اور اس کو سمجھائیں کہ زیادہ کھانا معیوب ہے۔ اور کھانے کو ذخیرہ کرنے سے منع کریں۔ بسیار خور بچوں کے سامنے اسکی سرزنش و مذمت کریں کیونکہ بچپن میں زیادہ کھانے کی عادت بہت بری ہے اور بے شرمی و بے حیائی ہے۔

۱۰۔ ریشمی اور رنگین لباس اور زیورسے کنارہ کریں مگر لڑکی کے لیے جائز ہے۔ اور جو بچے ایسا لباس پہنیں ان کی صحبت و مجلس سے اس کو روکیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ صحبت بد سے بچوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے بعض بدبخت و براد رشیطان خود اپنی اولاد کو بنا سنوار کر بازاروں اور میلوں میں لے جاتے ہیں اور ان کی معشوقانہ اداؤں سے خوش ہوتے ہیں۔ اس سے فاسق و فاجر لوگوں کو بچوں سے فعل بد کی رغبت ہوتی ہے۔ اور اس گناہ کا وبال والدین پر آتا ہے کیونکہ اصل گمراہی و ضلالت انہیں سے نکلی ہے۔ ہدایہ اور نصاب الاحتساب میں لکھا ہے کہ بچوں کو سونا چاندی اور ریشم پہنانا حرام ہے خواہ خلخال یا کنگن ہی کیوں نہ ہوں۔ اور اس کی پوچھ گچھ بچوں سے نہیں بلکہ والدین سے ہوگی کیونکہ بچے غیر مکلف اور احکام شرع سے جاہل ہوتے ہیں۔

۱۱۔ جب بچہ تعلیم کی حد کو پہنچے تو پہلے اس کو ناظرہ قرآن پڑھائے۔ پھر حفظ کرائے پھر اردو ترجمہ، پھر فارسی ترجمہ، پھر عربی ترجمہ سکھائے۔ جیسے موضح قرآن، فتح الرحمٰن، جلالین یا جامع البیان وغیرہ عربی ترجمے کیلئے مفید ہیں۔ پھر عقائد کے رسائل پڑھائے کیونکہ عقیدہ کی درستگی سب سے مقدم ہے۔ یہ عقیدہ کتاب و سنت کے مطابق ہو نہ کہ منطقیوں اور فلسفیوں کے کلام کے مطابق۔ پھر سنت کی فقہ پڑھائے۔ اور رائے کی فقہ سے احتیاط کرے۔ طریقہ تعلیم کا وصیت نامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں بہت اچھا لکھا ہے اور اہل دین کے تجربہ میں آچکا ہے اور فارسی کتب میں سے گلستاں، بوستاں اور رسائل اخلاق و اشارات پڑھانا مناسب ہیں۔ اس لیے کہ (اس دور میں) فارسی دنیاداری کے اعتبار سے اور ذریعہ کے لیے مفید ہوتی تھی۔ اور رسائل دین بھی اس زبان میں بہت ہیں۔ لیکن ایسی کتابوں سے بچائے جن میں عشق و فسق کے قصے اور افسانے تحریر ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ عربی لغت پڑھانا سکھانا اور اکثر حالات میں اس کا استعمال کرانا بہت افضل اور مقدم ہے۔ اس لیے کہ یہ زبان ہمارے دین و ایمان کی لغت ہے اور اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول کا کلام بھی اسی لغت میں ہے اور جنت میں بھی یہی لغت بولی جائے گی۔ حسب ونسب وزبان کی عربیت پر ہمیں فخر ہے اور یہ مناسبت ہمیں اللہ ورسول تک پہنچاتی ہے۔

فی الجملہ نسبتے کافی بود مرا — بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس است

پھر ان اشعار، غزلیات، دواوین وغیرہ سے بچائے جن میں معشوق کے چہرے، رخسار، زلف اور خط وخال کا تذکرہ ہو۔ اور ایسے اشعار سے بھی باز رکھے جن میں محبوب کے ہجر و وصال اور عاشق کی آہ و زاری کا تذکرہ ہو کیونکہ بالآخر اس کا نتیجہ فحش و بدکاری کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اور اس قسم کے مطالعے سے مردوں کے ذہنوں میں خلل آجاتا ہے۔ عقل صحیح، قلب سلیم اور طبع مستقیم نہیں رہتی۔ ہم اکثر شعراء، بوستان خیال اور فسانہ عجائب وغیرہ پڑھنے والوں کو اسی طرح کا پایا ہے۔ یہ سب فنون لہو الحدیث (فضول، بیکار) میں داخل ہیں۔ قرآن میں جس کی مذمت موجود ہے۔ ایسی کتابوں کو اس وقت دیکھنا درست ہو سکتا ہے جب انسان عاقل، بالغ، مہذب، مؤدب، خوش عقیدہ، خوش عمل اور دور اندیش ہو۔ پھر وہ بھی کھانے میں نمک کی بقدر۔ نہ اس قدر کہ رات دن انہیں کا ہو کر رہ جائے۔ کہ ہر وقت بوستانِ خیال اور فسانہ عجائب ہی زیر مطالعہ رہے۔ کیونکہ اس کا انجام دین کی بربادی اور آخرت کی تباہی ہے۔

عیاذاً باللہ

۱۲۔ ہر روز اوقاتِ تعلیم کے بعد ایک دو گھنٹے بچوں کو کھیلنے کیلئے دیئے جائیں تاکہ ذہن و ذکاوت میں تنگی نہ آئے۔ اور کند ذہنی و گھٹن دامنگیر نہ ہو۔ بلکہ مزاج میں اعتدال باقی رہے۔ اور چھٹی کی امید میں سبق جلدی یاد کرلے۔ اور طبیعت کی گھٹن کی وجہ سے یادداشت کی قوت زائل و باطل نہ ہو جائے۔ بعض ناتجربہ کار

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا یہ خیال ہے کہ زیادہ مشقت لینا اور زیادہ سبق دینا جلد تعلیم مکمل کرنے کا سبب ہے اور جلد سارے کمالات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے ۔ حالانکہ یہ درست نہیں ۔ بلکہ اہل تجربہ نے تو یوں کہا ہے کہ

طَلَبُ الْکُلِّ فَوْتُ الْکُلِّ ۔

(سارا حاصل کرنے کے لالچ میں کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا)

ایک دن میں بچے کو سلیقہ شعاری سے دو کتابوں کا سبق کفایت کرتا ہے ۔ اور ذکی الطبع بچہ دو چار بار میں سبق یاد کر لیتا ہے ۔

۱۳۔ اولاد کو گالی بکنے، فحش کہنے، لعنت کرنے ۔ بہت باتیں کرنے بہت قسمیں کھانے، ہر بار دوڑ کر چلنے مکتب و مجلس میں بیٹھ کر ادھر ادھر دیکھنے سے منع کرے

۱۴۔ جو لوگ متقی، معمر، دیندار، عالم، درویش اور حق پرست ہوں اولاد کو ان کی صحبت میں بھیجے ۔ اور ادب سے اٹھنا بیٹھنا راہ چلنا، بات کا جواب دینا سکھائے ۔ بڑے بوڑھوں اور بزرگوں کی صحبت و مجلس میں اگر اولاد بنے گی نہیں تو بگڑے گی بھی نہیں ۔ کیونکہ صحبت نیک اپنا رنگ لاتی ہے اور صحبت بد اور ہی ڈھنگ دکھاتی ہے ۔

۱۵۔ جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو طہارت و پاکیزگی کی تربیت دے اور نماز کی عادت ڈالے ۔ ہرگز سستی نہ کرے ۔ جن احکام شرعیہ ضروریہ کا ان کو محتاج سمجھے ان کی تعلیم دے ۔ دنیادار علماء، روٹی طلب فقہاء اور ریاکار فقراء اور ہر قسم کے اہل بدعت و اشرار کی مجلس و صحبت سے بچائے ۔

۱۶۔ بچوں کے سامنے ہمیشہ دنیا کی تحقیر و تذلیل اور آخرت کی تحسین و ترجیح بیان کرے ۔ اور کہے کہ عقلمند آدمی وہ ہوتا ہے جو دنیا سے آخرت کے لیے زادِ راہ لے ۔ اور فانی چیز کے عوض ابدی و ہمیشگی کی چیز کو ترجیح دے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وعظ و نصیحت صرف زبان سے نہیں بلکہ عمل سے کرے۔

حکایت

ایک بزرگ نے کہا تھا کہ

"من دنیارا بازی دادم، گفتند چگونہ گفت نان اینجا خوردم و کار آنجا کردم"

یعنی میں نے دنیا کو دھوکہ دیا کہ روٹی یہاں کی کھائی اور کام وہاں کا کیا

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ۔

(یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔)

پس جو بچہ اس انداز و احتیاط سے پرورش پائے گا۔ اسمیں عاقل و بالغ ہوتے وقت رشد و ہدایت کے آثار اور ظاہر باطن کی برکات کی علامات ظاہر ہوں گی۔ اور صحبتِ نیک سے مانوس ہو کر صحبتِ اہل شر و فساد سے کنارہ کش رہے گا۔ اور جو بچہ اس کے برعکس بچپن ہی سے صحبتِ بد میں رہے گا بگڑا ہو کر وہ شیطان سے دو ہاتھ آگے ہو گا۔ بے شرمی، گالی گلوچ، فحش و بدزبانی، مکر و حرص، چوری و دروغگوئی، و مبازی و زینت لباس و سواری لسانی و شعر خوانی، داستان سرائی وغیرہ اخلاقِ بد اس کا معمول بن جاتے ہیں۔ وہ سنِ بلوغ کو پہنچ کر باطل و اہل باطل کا یگانہ، فاسقوں اور فاجروں کا ہم آشیانہ اور شیاطین کا نشانہ بن جائے گا۔ اس کے دل پر کسی کی نصیحت و وعظ کچھ اثر نہیں کرے گی۔ یا بہت کم اثر کرے گی۔ اس کی تمام کوشش فسق و فجور، لہو ولعب اور آرائشِ جامہ اور زیبائشِ تن میں مصروف رہے گی۔
آجکل رؤسا و امراء کے بچوں کو دیکھو تو ان میں بھی عاداتِ رذیلہ موجود ہیں جب ان کا یہ حال ہے تو غریب لوگوں کی اولاد کا کیا حال ہو گا۔ حالانکہ ان تمام امور کا وبال والدین کے نامہ اعمال میں درج ہوتا ہے۔ اولاد کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انس و محبت صرف اسی قدر ہونا چاہیے جس سے دامنِ دین داغدار نہ ہو۔ اور ایمان پر کوئی دھبہ نہ لگے۔ اور اگر اولاد کی محبت میں انسان نے اپنی آخرت کو تباہ کر لیا تو اللہ و رسول دونوں سے محروم ہو جائیگا۔

کتاب فصل الخطاب میں جناب مرتضیٰ سے نقل کیا ہے

لَا تَجْعَلَنَّ اَكْثَرَ شُغْلِكَ لِاَهْلِكَ وَوَلَدِكَ فَاِنْ يَّكُنْ اَهْلُكَ وَوَلَدُكَ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَوْلِيَائَهٗ وَاِنْ كَانَ اَهْلُكَ وَوَلَدُكَ مِنْ اَعْدَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَاهَمُّكَ بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔

یعنی تو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ زیادہ مصروف نہ ہو۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتے۔ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہوں گے۔ تو تجھکو اللہ کے دشمنوں سے کیا غرض۔ تجھے ان کی قطعاً پرواہ نہیں ہونی چاہیے۔ بعض بدنصیب ایسے بھی دیکھے ہیں جو کہ اولاد کے غم و فکر میں اپنا دین تباہ و برباد کر لیتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی نیکی کرنے کمیلئے کہا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ ہمیں بال بچوں سے فرصت نہیں ملتی۔ نیکی کا وقت کس طرح سے نکالیں؟ اور شریعت پر کسطرح چلیں؟۔ اور نماز روزہ کیسے ادا کریں۔ اس طرح کے کلمات زبان پر لانا صریح کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو مال اولاد کو صرف دنیا کی زینت قرار دیا ہے۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

(مال و اولاد دنیا کی زیب و زینت ہیں۔) اور مزید فرمایا۔

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تمہارے مال اور اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں جنہوں نے ایسا کیا وہ لوگ نقصان اٹھانے والے ہوں گے)

والد مرحوم کا کلام اختتام کو پہنچا۔

فصل حقوقِ والدین و مرضعہ کے بیان میں بمطابق رسالہ حقیقۃ الاسلام قاضی ثناء اللہ پانی پتی

قَدَّسَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ آمین

اس رسالہ میں مندرجہ بالا امور سے ہٹ کر کوئی نئی چیز ذکر نہیں ہوئی۔ لیکن اندازِ بیان کے اختلاف سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے اس جگہ چیدہ چیدہ مقامات کا ترجمہ ذکر کیا جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ حقوق العباد کی دوسری قسم میں ان لوگوں کا نام آتا ہے جو کہ بعض حقوق اللہ کے مظہر ہیں اور بظاہر وہ پرورش و روزی رسانی کا ذریعہ ہیں۔ جیسے ماں باپ، دادا، دادی۔ بظاہر اللہ تعالیٰ انہیں کے توسط سے روزی پہنچاتا ہے یا پرورش کراتا ہے۔ یا ان کے ذریعہ مالی و بدنی راحت یا عزت و منفعت دیتا ہے اس لیے ان کا شکریہ بجالانا واجب ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ رَوَاہُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

یعنی جس نے بندے کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ بندوں میں سے سب سے زیادہ حق ماں باپ کا حق ہے اور ان کے برابر کسی کا حق نہیں۔ اسی لیئے نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے والدین کی نافرمانی کو شرک کے ہمراہ ذکر کیا ہے۔ عقوق کا معنیٰ تکلیف دینا اور نافرمانی کرنا۔ عَقّ۔ قاف کی تشدید کے ساتھ۔ بمعنی شقّ وقطع (توڑنا۔ کاٹنا) عقوق ضد ہے برّ وصلہ کی۔ حدیث پاک میں ہے کہ جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اور اپنے والدین کا فرمانبردار ہے اس کے لیئے بہشت کے دو دروازے کھولے جاتے ہیں اور اگر ایک ہے تو ایک کھولا جاتا ہے اور جس نے نافرمانی اللہ تعالیٰ کی اور اپنے والدین کی۔ اس کے لیئے دوزخ کے دو دروازے کھولے جاتے ہیں اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر والدین ظلم کریں۔ تو نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے تین بار فرمایا کہ اگرچہ ظلم کریں۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ والدین اگر ظلم کریں تو اسے برداشت کریں اور ان کے ظلم پر بھی نافرمانی سے پیش نہ آئے۔ ماں یا باپ یا دونوں کا نافرمان دوزخی ہو جاتا ہے۔ اور قیامت کے دن اگر وہ یہ عذر پیش کرے گا کہ میں نے والدین کی نافرمانی اس لیئے کی تھی کہ وہ ظلم کرتے تھے تو اس کا یہ عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ اسی طرح والدین کا فرمانبردار قیامت کے دن اللہ کی رحمت میں ہوگا حدیث میں ہے جو آدمی اپنے والدین کی طرف رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر پر حج مبرور (مقبول حج) کا ثواب عطا کرتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی آدمی ایک دن میں سو مرتبہ رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھ لے تو فرمایا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ ۔ رواھما البیھقی عن ابن عباس ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے لیئے سو مرتبہ دیکھنے پر سو حج کا ثواب دینا کوئی بڑی بات نہیں میں کہتا ہوں یہ اجر و ثواب اس وقت ملے گا جب انسان ماں باپ کو رحمت محبت، الفت، شفقت، عظمت، حرمت اور خدمت کی نظر سے دیکھے گا۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں باپ کے دل میں بغض، دشمنی، کینہ اور حسد بھرا ہوا ہے تو پھر یہ اجر و ثواب ملنا تو درکنار، اس کے لیئے دوزخ تیار ہے۔ اس کی طرف اسی جگہ سے صبح و شام ایک یا دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اب ہر بچہ اپنے دل میں سوچے کہ میرا والدین کی طرف دیکھنا کس قسم کا ہے۔

مسئلہ غریب ماں، باپ، دادا، دادی اگرچہ کمائی کی طاقت رکھتے ہوں۔ ان کا خرچہ کمائی پر قدرت رکھنے والے آزاد، عاقل، بالغ بیٹے پر واجب ہے۔ اگرچہ آبا و اجداد کافر اور اہل ذمہ کیوں نہ ہوں۔

مسئلہ والدین کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ دوستی کرے۔ صلہ مودت (دوستی کا صلہ) بجالائے۔ صلہ سے مراد یہاں مالی و بدنی خدمت اور حسن اخلاق ہے۔ اسی طرح ماں باپ کے بہن بھائیوں، چچے پھپھیوں، ماموں ممانیوں اور خالو و خالاؤں اور ان کی اولاد سے نیکی اور صلہ رحمی بجالائے۔ جو کوئی جتنا رشتہ داری میں قریب ہے اس کا حق اتنا ہی زیادہ ہے۔ قرآن میں کئی جگہ ذی القربیٰ کا ذکر آیا ہے اور فرمایا ہے

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ۔

یعنی رشتہ دار کا حق ادا کر۔

لہٰذا ہر غنی پر خرچہ محرم رشتہ دار کا واجب ہے بشرطیکہ وہ فقیر ہو اور کمائی کی قدرت نہ رکھتا ہو، اور مسلمان ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ

یعنی یہ (رشتہ داروں پر) خرچہ کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح اولاد پر خرچہ کرنا واجب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جو شخص اپنے کسی ذی رحم محرم کا مالک ہو جائے گا۔ تو وہ صرف مالک ہونے سے آزاد ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ کافر ہو۔ یہ مفہوم حدیثِ پاک سے ماخوذ ہے احمد و ابوداؤد و اور حاکم نے اس کو سمرہ سے روایت کیا ہے

ہاں اگر اقرباء میں سے کوئی غیر محرم ہے تو اس نفقہ (خرچہ) بھی واجب نہیں لیکن رشتہ دار ہونے کی وجہ سے صلہ رحمی واجب ہے اور قطع رحمی حرام ہے اور عدم موافقت ناجائز ہے۔ ہاں عدم موافقت شرعی لحاظ سے ہو تو جائز ہے جبیرؓ بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع روایت ہے قطع رحمی کرنے والا ہرگز بہشت میں نہیں جائے گا۔

حضرتِ عبداللہ رضؓ بن ابی اوفی کے الفاظ اس طرح ہیں کہ " آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس قوم میں ایک بھی قاطع رحم ہوتا ہے اس قوم پر خدا کی رحمت نہیں ہوتی۔ الغرض وجوبِ صلہ رحمی اور حرمتِ قطع رحمی کے متعلق بے شمار احادیث آئی ہیں اس لیئے ہر شخص کے لیئے ضروری ہے کہ اپنے رشتہ داروں اور نسب سے باخبر رہے تاکہ صلہ رحمی کر سکے اور قطع رحمی سے بچ سکے۔

سعید بن عیاض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر حق ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے ذکر کیا ہے۔

قرآن پاک نے قاطع رحم کو ملعون کہا ہے۔ اور اس کو اندھا اور بہرا قرار دیا ہے۔ امام احمد نے یزید پر لعنت کے جواز کا استدلال اسی آیت سے کیا ہے اس لیے کہ وہ قاطع رحم تھا۔

مسئلہ اگر دو رشتہ داروں میں سے ایک دوسرے پر ظلم، بدسلوکی کرے اور قطع رحمی کرے تو دوسرے کو لازم ہے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطع رحمی نہ کرے بلکہ صلہ رحمی کرے کیونکہ قطع رحمی کا وبال قطع رحمی کرنے والے پر ہوگا ۔ اور صلہ رحمی کرنے کا ثواب و برکات صلہ رحمی کرنے والے پر ہوں گی کسی شاعر نے خوب کہا ہے

بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

(صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرے ، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اگر صلہ رحمی کو توڑا جائے تو وہ جوڑے ۔ اس روایت کو امام بخاری نے روایت کیا ہے ۔)

حضرت انس رضؓ سے مرفوع روایت ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ بات محبوب ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ اور اس کے اثر میں تاخیر ہو یعنی عمر بڑھے تو اس کو چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کیا کرے ۔ متفق علیہ (اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کے مرفوع الفاظ اس طرح ہیں

تَعَلَّمُوْا اَنْسَابَكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مُحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاةٌ فِي الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(اپنے نسب کو سیکھو جس کے ساتھ تم رشتہ داری کو جوڑتے ہو بے شک صلہ رحمی اہل و عیال میں محبت کا سبب ہے مال میں اضافے کا باعث ہے اور عمر میں برکت کا ذریعہ ہے ۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطع رحمی کرنے والے کو آخرت کے عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی عذاب ہوتا ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ يُّعَجِّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

(کوئی گناہ ایسا نہیں جس کی سزا آخرت میں ملنے کے باوجود دنیا میں بھی دی جاتی ہے سوائے، بغاوت وسرکشی اور قطع رحمی کے۔)

مسئلہ مرضعہ (دودھ پلانے والی) کا حق بھی والدین کے حقوق سے ملتا ہے۔ کیونکہ جو چیز نسب سے حرام ہے وہ رضاع سے بھی حرام ہے۔ جس طرح دو حقیقی بہنوں کا ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اسی طرح رضاعی بہنوں کا بھی ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ تاکہ رشتہ داری نہ ٹوٹنے پائے۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرضعہ (دودھ پلانے والی ماں) کے لیے اپنی چادر بچھا دیتے تھے۔ اور اس کو اس پر بٹھاتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ جب مجازی ماں کا یہ حق ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے اور حسن سلوک سے پیش آیا جائے۔ تو حقیقی ماں بالاولی ہر طاعت وخدمت کی مستحق ہو گی۔ یہاں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کا بیان وکلام ختم ہو جاتا ہے تفسیر فتح البیان میں وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الْآيَة۔ کے تحت لکھا ہے کہ

08994

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْنَى الْآيَةِ التَّوْصِيَةُ لِلْإِنْسَانِ بِوَالِدَيْهِ بِالْبِرِّ لَهُمَا وَالْعَطْفِ عَلَيْهِمَا وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمَا بِكُلِّ مَا يُمْكِنُهُ مِنْ وُجُوهِ الْإِحْسَانِ فَيَشْمَلُ ذَالِكَ إِعْطَاءَ الْمَالِ وَالْخِدْمَةَ وَلِيْنَ الْقَوْلِ وَعَدَمَ الْمُخَالَفَةِ لَهُمَا وَغَيْرَ ذَالِكَ۔

اس آیت کا مطلب اور مفہوم یہ ہے کہ انسان کو والدین کیساتھ احسان اور ان پر شفقت اور ان کے ساتھ نیکی کی وصیت ہے ہر اس چیز کے ساتھ جس سے بھی نیکی ممکن ہو۔ خواہ وہ نیکی مال دیکر ہو، خدمت کے ذریعے ہو، نرم گفتگو کے ساتھ ہو، اور عدم مخالفت کی صورت میں ہو۔ یا اس کے علاوہ کوئی بھی صورت ہو۔

اور آیت اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ کے تحت لکھا ہے کہ

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فَقَدْ شَكَرَ اللهَ وَ مَنْ دَعَا لِلْوَالِدَيْنِ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَقَدْ شَكَرَ الْوَالِدَيْنِ۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے پانچ نمازیں ادا کیں اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور جس نے پانچ نمازوں کے بعد والدین کیلئے دعا کی اس نے والدین کا شکریہ ادا کیا۔

ابن کثیر نے وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا کے تحت لکھا ہے کہ

لِأَنَّ الْوَالِدَيْنِ هُمَا سَبَبُ وُجُودِ الْإِنْسَانِ وَلَهُمَا إِلَيْهِ غَايَةُ الْإِحْسَانِ فَالْوَالِدُ بِالْإِنْفَاقِ وَالْوَالِدَةُ بِالْإِشْفَاقِ۔

اس کی وجہ اور سبب یہ ہے کہ والدین دونوں انسان کے وجود کا سبب و باعث ہیں اور ان کا انسان پر حد درجہ کا احسان ہے۔ والد کا احسان اس طرح کہ اس نے اولاد پر خرچ کیا۔ اور ماں کا اس طرح کہ اس نے اولاد کو رحمت اور شفقت عطا کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ نفقت کے بیان میں

بیوی کا خرچہ شوہر پر واجب ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن مجید واجب قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ۔

(ان کو دنیا میں رزق ولباس فراہم کرو)

موزعی رح نے اپنی تفسیر میں اس آیت کو ظاہر پر ثابت کیا ہے حالانکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہند بنت عتبہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے شوہر ابوسفیان کے مال سے اتنا لے لیا کرے جو اس کو اور اس کی اولاد کو کفایت کرے۔ یہ روایت صحیحین وغیرہما میں ہے۔ اسی طرح مطلقہ رجعیہ کا خرچہ بھی واجب ہے۔ مطلقہ بائنہ (جس سے نہ ہو سکے) کا خرچہ واجب نہیں ہے۔ اور عدت وفات میں نہ نفقہ ہے سکنیٰ۔ ہاں اگر مطلقہ بائنہ اور معتدہ (عدت گذارنے والی) حاملہ ہوں نفقہ واجب ہے اس جگہ ہمارا مقصود نفقہ والدین ہے چنانچہ والد آسودہ حال پر تنگدست اولاد کا خرچہ واجب ہے اور اس کے برعکس اولاد خوشحال پر تنگدست والدین کا خرچہ واجب ہے ہند بنت عتبہ کی حدیث اس کی دلیل ہے اور برعکس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ ہے۔

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

(دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھو)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی اس کی دلیل ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً ۔

(اور والدین کے ساتھ احسان کرو)

اور نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ فرمان بھی اس کی دلیل ہے ۔ کہ

اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِيْكَ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهُ

(یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے)

اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر والدین بھوک اور پیاس سے مر جائیں اور اولاد عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہی ہو تو یہ ان کے ساتھ نہ مصاحبت بالمعروف ہے اور نہ ان کے ساتھ احسان ہے ۔ غلام کا خرچہ مالک پر واجب ہے اور قریبی کا قریبی پر کوئی خرچہ واجب نہیں ۔ بلکہ اس کا تعلق صلہ رحمی سے ہے اس لیے کہ قریبی کے خرچہ کی تخصیص کے لیے کوئی دلیل نہیں ۔ اور صلہ رحمی کی یہی احادیث ابھی گذری ہیں اور یہ عام ہیں ۔ اور رحم عام رشتہ داری سے نفقہ کا زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا آتَاهَا عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ ۔

(وسعت والے کو اپنی وسعت سے خرچ کرنا چاہیئے ۔ اور جس پر رزق تنگ کر دیا گیا ہو اس کو چاہیئے کہ اللہ نے جو اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے ۔ اللہ تعالی کسی کو اس کی حیثیت سے زیادہ تنگ نہیں کرتا ۔ وسعت والے پر اس کا اندازہ ہے اور تنگ دست پر اس کا اندازہ ہے)

ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں کس کے ساتھ احسان کروں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ، بہن، بھائی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام کے ساتھ احسان کر۔

ذَالِكَ حَقٌّ وَاجِبٌ وَرَحِمٌ مَوْصُولَةٌ رَوَاهُ أَبُودَاؤُد

(یہ حق واجب ہے اور رشتہ داری جوڑی جانی چاہیئے۔)

اور جس کا نفقہ (خرچہ) واجب ہے اس کا سکنیٰ (رہائش)، بھی واجب ہے اور کپڑا بھی۔ آیاتِ قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ ایک مسلمان آدمی پر جن لوگوں کا حق واجب ہے ان میں سے ایک ماں ہے۔ دوسرا باپ، تیسری بہن چوتھا بھائی۔ پانچویں بیوی، چھٹی اولاد، ساتویں غلام و لونڈی باقی رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی ہے وجوب نفقہ نہیں ہے۔

آج آخر ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۵ھ بروز سہ شنبہ، یہ رسالہ چار دن میں عجالۃ (جلدی میں) بحمدہ تعالیٰ تمام ہوا۔ www.KitaboSunnat.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

تمت بالخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبع ثانی جمادی الاول ۱۴۱۱ھ نومبر ۱۹۹۰ء

کتابت ـ ـ ـ ـ ـ عبد الحی انصاری

طبع ثالث ۲۰، رجب ۱۴۱۳ھ
ماہ جنوری ۱۹۹۲ء

ناشر ـ ـ ـ ـ ـ عبد الواحد امین پور بازار فیصل آباد

۱ ۔ اسعاد العباد بحقوق الوالدین والاولاد } کیلئے پانچ روپے

۲ ۔ مسئلہ وسیلہ
امام ابن تیمیہ ...... اور

۳ ۔ مسئلہ داڑھی
۴ ۔ صفوں کی درستگی } کیلئے دو روپے
۵ ۔ والدین وازواج ورشتہ داروں کے حقوق

کے ڈاک ٹکٹ ارسال کرکے مندرجہ بالا کتب حاصل کریں ۔

...... مفت ملنے کے پتے ......

(۱) عبد الواحد جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد ۔

(۲) عبد الحی انصاری ادارۃ علوم اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد ۔

(۳) عبد الودود، عبد الماجد منشی محلہ گلی نمبر ۶ فیصل آباد ۔

www.KitaboSunnat.com

ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور ۹۹

08994

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ